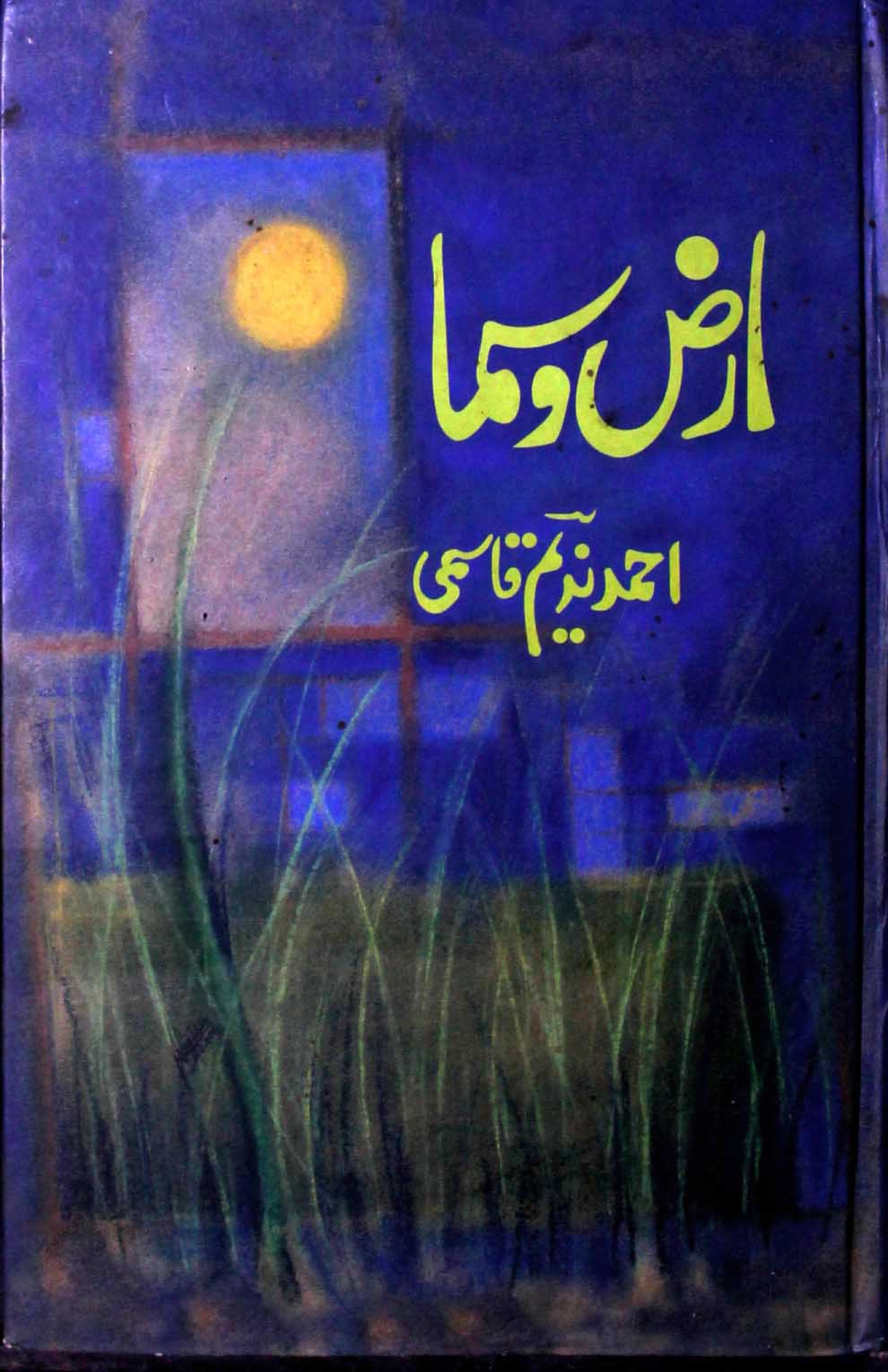
ارض و سما
احمد ندیم قاسمی

ارض وسما

شاعری

احمد ندیم قاسمی

S.L.L. Rehmat Abad Sargodha Road Gujrat.
Books Lover's
Library
Book No.

سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور

Marfat.com

891.51 Qasmi, Ahmad Nadeem
Arz-o-Samaa/ Ahmad Nadeem Qasmi.- Lahore : Sang-e-Meel Publications, 2007.
160pp.
1. Urdu Literature - Poetry.
I. Title.

اس کتاب کا کوئی بھی حصہ سنگ میل پبلی کیشنز/مصنف سے باقاعدہ تحریری اجازت کے بغیر کہیں بھی شائع نہیں کیا جاسکتا۔ اگر اس قسم کی کوئی بھی صورتحال ظہور پذیر ہوتی ہے تو قانونی کارروائی کا حق محفوظ ہے۔

2007

نیاز احمد نے
سنگ میل پبلی کیشنز لاہور
سے شائع کی۔

سرورق ـــــ نفیسہ حیات قاسمی

فوٹوگراف ـــــ نیر حیات قاسمی

ISBN 969-35-1919-1

Sang-e-Meel Publications
25 Shahrah-e-Pakistan (Lower Mall), P.O. Box 997 Lahore-54000 PAKISTAN
Phones: 7220100-7228143 Fax: 7245101
http://www.sang-e-meel.com e-mail: smp@sang-e-meel.com
Chowk Urdu Bazar Lahore, Pakistan, Phone 7667970

حاجی حنیف اینڈ سنز پرنٹرز لاہور

Marfat.com

نسلِ نَو کے نام

ندیمؔ میرے جِلَو میں تھی نسلِ مُستقبل
میں صرف ایک تھا اور بے شُمار ہو کے چلا

(احمد ندیمؔ قاسمی)

Marfat.com

فہرست

۱۔	حمدیہ	۱۳
۲۔	غزل انسان کی دانش کا اتنا سا خلاصہ ہے	۱۵
۳۔	آؤ جینے کی کوشش کریں	۱۷
۴۔	غزل میں ترا حسن نہ ڈھلنے دوں گا	۱۹
۵۔	غزل میں راہِ قلندری کا راہی	۲۰
۶۔	غزل جس کو اک پھول سے بھی پیار نہیں	۲۱
۷۔	رات	۲۳
۸۔	غزل میں جس بھی سمت سفر سے کنارا کرتا رہا	۲۶
۹۔	میں بُت تراشتا ہوں	۲۷
۱۰۔	غزل بہشت اب کوئی کیا جانے کہاں ہے	۳۰
۱۱۔	غزل راز ہے یہ بھی کبریائی کا	۳۱
۱۲۔	فرار	۳۳
۱۳۔	غزل سرتاپا صحرا ہوں اور خاصیتِ دریا رکھتا ہوں	۳۵
۱۴۔	غزل اب صبح کے ماتھے پہ ستارہ نہیں ہوتا	۳۷
۱۵۔	ایک سفر	۳۹
۱۶۔	تخلیقِ شعر	۴۱

Marfat.com

۱۷۔ غزل — ہم دشت کی خاک چھانتے ہیں — ۴۳
۱۸۔ غزل — تودہ سنگ میں اصنام مچلتے دیکھے — ۴۴
۱۹۔ غزل — نہ جانے یہ صدا آئی کہاں سے — ۴۵
۲۰۔ غزل — بے نیازی ہے کہ سودا کوئی — ۴۶
۲۱۔ غزل — پسِ دل ہے چمن آرا کوئی — ۴۸
۲۲۔ غزل — تلاشِ حق میں ہم کیوں مبتلا ہیں — ۴۹
۲۳۔ عورت — ۵۰
۲۴۔ غزل — کیوں میری سمجھ میں یہ معمہ نہیں آتا — ۵۲
۲۵۔ غزل — جو عیب تُو تھے وہ میرا ہنر نہ دیکھ سکے — ۵۴
۲۶۔ غزل — طُور سے کوئی علاقہ' نہ ربط ایمن سے — ۵۶
۲۷۔ رابطہ — ۵۸
۲۸۔ غزل — یہ کس کا حُسن جھلکتا ہے میرے شعروں میں — ۶۰
۲۹۔ دائرے کی اسیری — ۶۲
۳۰۔ غزل — جیسے ہی تُو جدا ہُوا' وقت کا وار چل گیا — ۶۴
۳۱۔ ملبہ — ۶۶
۳۲۔ غزل — میں اپنی شاخ سے ٹُوٹا نہیں ہوں — ۶۸
۳۳۔ ساون رُت میں — ۶۹
۳۴۔ غزل — غول در غول چلے آتے ہیں دیوانوں کے — ۷۱
۳۵۔ غزل — جو بات بات پہ دل کو لہو لہو کرتے — ۷۲
۳۶۔ غزل — زمانہ خُدا کی عدالت لگا — ۷۴
۳۷۔ غزل — ہر پھول پہ دُھول جم رہی ہے — ۷۶
۳۸۔ مجھے مایوس ہونا ہی نہیں آتا — ۷۸
۳۹۔ ہم — ۸۱

Marfat.com

۴۰- افغانستان ۸۳
۴۱- ایشیائی ۸۵
۴۲- غزل سپردگی کا بھی معیار ہونا چاہیے تھا ۸۸
۴۳- وقت ۹۰
۴۴- عدم ۹۱
۴۵- سرگوشی ۹۲
۴۶- غزل خوشی خوشی ہی نہیں ہے، الم الم ہی نہیں ۹۳
۴۷- غزل یہ خواب دیکھتا ہوں انتظار کرتے ہوئے ۹۴
۴۸- آہٹ ۹۶
۴۹- بہار و خزاں ۹۷
۵۰- شہر اور شر ۹۹
۵۱- ابھی بند مٹھی نہ کھولنا ۱۰۱
۵۲- غزل سِل گئے چاک گریبانوں کے ۱۰۳
۵۳- غزل عجب انداز کی یہ انجمن آرائی ہے ۱۰۵
۵۴- طاقت ۱۰۷
۵۵- غزل لب پہ جب اُس کے پلٹنے کی دُعا آتی ہے ۱۰۹
۵۶- غزل شیخ کھڑا ہے دم بخود عالمِ بے مثال میں ۱۱۱
۵۷- ظلم عظیم ۱۱۳
۵۸- غزل بھلا میری زباں پر شکوہ کب تھا ۱۱۵
۵۹- مژدہ ۱۱۷
۶۰- غزل رہا ہوں مبتلا مر مر کے بھی جینے کے چکر میں ۱۱۹
۶۱- مٹی ۱۲۱
۶۲- غزل دگرگوں ہے نظامِ آسمانی ۱۲۲

Marfat.com

۶۳۔ غزل بھیک لینے کا حوصلہ نہ ہوا ۱۲۴

۶۴۔ غزل دستورِ چمن بدل رہا ہے ۱۲۶

۶۵۔ عناصر ۱۲۸

۶۶۔ غزل میں استعمال سچ کا نسخۂ اکسیر کرتا ہوں ۱۳۰

۶۷۔ غزل دِل کے صحرا میں، مہکتا ہے محبت کا گلاب ۱۳۲

۶۸۔ غزل دیکھے پت جھڑ میں بھی امکان بہار آنے کے ۱۳۴

۶۹۔ غزل میں محبت کے پَر لگاؤں گا ۱۳۵

۷۰۔ اے خدا! ۱۳۷

۷۱۔ ۸/اکتوبر۲۰۰۵ء ۱۳۸

۷۲۔ کھٹک ۱۴۰

۷۳۔ غزل پڑے رہو وہیں کشتی کے ایک کونے میں ۱۴۱

۷۴۔ غزل کچھ ایسی غضب ہوا چلی ہے ۱۴۳

۷۵۔ فتح ۱۴۵

۷۶۔ قطعات ۱۴۶

۷۷۔ فردیات ۱۴۸

۷۸۔ سوانحی کوائف: احمد ندیم قاسمی ۱۵۴

Marfat.com

پیش لفظ

میرے اباّ جی اور ہم سب کے احمد ندیم قاسمی کی اِس دنیا سے دوسری دنیا میں منتقلی کے بعد میں اپنا فرض سمجھتی ہوں کہ اُن کی ہمہ جہت اور نو بہ نو تخلیقات کو جلد از جلد کتب کی صورت میں شائع کروا کر محفوظ کردوں۔ اور اس طرح آپ کی امانت آپ تک پہنچادوں۔

اپنے اباّ جی کے ساتھ گزارے آخری دنوں میں، گھر پر موجود اُن کی الماریوں میں رکھے کاغذات اور خطوط، مَیں نے اُن کی رہنمائی میں ترتیب دے کر الگ الگ فائلوں اور لفافوں میں رکھ دیئے۔ انہوں نے اس سے مطمئن ہو کر طے کیا کہ میں جلد ہی اُن کے دونوں دفتروں میں موجود کاغذات وغیرہ بھی اسی طرح اُن کی رہنمائی میں ترتیب دوں گی۔ ۸، جولائی کو ہسپتال جانے سے قبل تک اباجی نے رسالہ ''فنون'' آدھے سے زیادہ کمپوز کروالیا تھا، کچھ حصہ کمپوزنگ کے لیے دے رکھا تھا اور باقی کا انتخاب کر رہے تھے۔ سرورق کے متعلق ہدایت بھی دے دی تھی۔ جبکہ ان کے کلام کا نیا مجموعہ اور ان کے تحریر کردہ سوانحی خاکوں کی نئی کتاب، دونوں شائع ہونے کیلئے تیار تھیں (وہ اپنے افسانوں کا نیا مجموعہ ''پت جھڑ'' بھی مرتب کر رہے تھے)۔ ۶ر جولائی کی شام کو اباّ جی نے مجھ سے ان کی ابتدائی فہرستیں بنوائیں تاکہ ہم دیکھ سکیں کہ ۱۹۹۵ء سے اب تک کی کوئی غزل یا نظم شامل ہونے سے رہ تو نہیں گئی۔ ایسی چند ہی چیزیں تھیں جو فہرست میں شامل نہیں تھیں۔ اب میں نے اپنی حتی الامکان رسائی سے کام لے کر فہرست کو تاریخوں کے لحاظ سے ترتیب دیا ہے۔ اباّ جی کی عادت تھی کہ وہ جب بھی اپنی نظم یا غزل مکمل کر لیتے تو اُس کے آخر میں اپنا نام اور تاریخ

Marfat.com

ضرور درج کرتے۔ اُن کے کاغذات میں سے خود ان کی تحریر کی ہوئی کچھ نظمیں اور غزلیں نامکمل بھی دستیاب ہوئی ہیں۔ اُن پر اُن کے دستخط اور تاریخِ تخلیق تحریر نہیں ہے مثلاً یہ درج ذیل معنی خیز، فکر انگیز نظم غالباً ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی:

میں کیسے بتاؤں کہ یہ جو ایک درخت کی کسی شاخ پر
کوئی اک پرند ہے نغمہ زن
تو یہ کون ہے
یہ صدا زمیں کی صدا نہیں
کہ یہ وہ صدا ہے جو کائنات کی ابتداء میں
کسی خلا سے دَر آئی تھی
یہی وہ صدا ہے جو ''کُن'' بنی
تو خلا میں کُرّے بکھر گئے
یہی وہ صدا ہے کہ جس کی گونج
دِلوں میں نُور بسا گئی

اِسے ابھی کوئی عنوان نہیں دیا گیا تھا۔ میں نے ندیؔم کی ایسی تخلیقات اس مجموعے میں شامل نہیں کیں تاکہ اباّجی کا انتخاب اور ان کی دی ہوئی ترتیب برقرار رکھی جاسکے۔

اباّجی نے اپنے اس مجموعے کا عنوان پہلے ''برملا'' سوچا تھا، لیکن بوجوہ، وہ اس سے مطمئن نہیں تھے۔ میں جب بھی اُن سے پوچھتی کہ کون سا عنوان فائنل کیا؟ تو وہ سوچ میں پڑ جاتے تھے۔ یہ تو انہوں نے اپنے جانے سے صرف ایک روز پہلے ۹، جولائی ۲۰۰۶ء کی صبح کو ہسپتال میں اپنی نواسی نفیسہ حیات قاسمی کا ہاتھ پیار سے تھام کر ہمیں بتایا تھا کہ نفیسہ نے اپنے ایم ایف اے (فائن آرٹس) کیلئے جو ندیؔم کے اشعار کے افکار سے متاثر ہو کر اپنا پینٹنگ تھیسز حال ہی میں مکمل کیا تھا، تو اُس میں شامل اُن ہی کے ایک شعر نے انہیں نیا عنوان سُجھا دیا تھا۔ ''ارض وسما'' ـــــ سو اِس مجموعے کا یہ نام خود احمد ندیؔم قاسمی کا دیا ہوا ہے۔ اُنہوں نے اُسی وقت مجھے کتاب کے شروع میں اپنا یہ شعر درج کر دینے کی بھی خاص طور پر

Marfat.com

ہدایت کی تھی۔

اِس مجموعے کے آخر میں احمد ندیم قاسمی کے جامع سوانحی کوائف بھی شامل کر دیئے گئے ہیں۔ اس مجموعے کے جملہ حقوقِ اشاعت و اخذ و ترجمہ احمد ندیم قاسمی کے اکلوتے بیٹے نعمان ندیم قاسمی کے حق میں محفوظ ہیں۔

آپ سے استدعا ہے کہ اگر اِس مجموعے کے مطالعے کے بعد آپ محسوس کریں کہ ۱۹۹۵ء سے ۲۰۰۶ء تک کے عرصے کی ندیم کی کوئی غزل یا نظم اس میں شامل نہیں ہو سکی تو اس کی فوٹو کاپی ہمیں بھجوا کر ممنون فرمائیں تاکہ دوسری اشاعت میں انہیں شامل کیا جاسکے۔ میں اور میرا بھائی نعمان ـــــ ادارہ "سنگِ میل پبلی کیشنز" کے نیاز احمد صاحب اور افضال احمد صاحب کے تعاون کے بے حد شکر گزار ہیں۔ ہم محمد حیات قاسمی صاحب کے مشورے اور مدد کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں۔

ڈاکٹر ناہید قاسمی
۲۱-غالب کالونی، سمن آباد، لاہور۔

۱۰، ستمبر ۲۰۰۶ء

Marfat.com

ـــہ مجھ کو اِمکان کے رَوزن سے نظر آتے ہیں
نِت نئے ارض و سما، ارض و سما سے آگے
(ندیمؔ)

Marfat.com

حمدیہ

مجھے رنگ دے

مجھے اپنے رنگ میں رنگ دے
تو جو مہر و ماہ کی کائنات کا حسن کارِ عظیم ہے
تو جدید سے بھی جدید ہے، تو قدیم سے بھی قدیم ہے
مجھے رنگ دے

مجھے اپنے رنگ میں رنگ دے

تو حسیب بھی، تو حفیظ بھی، تو رحیم بھی، تو کریم ہے
تو بصیر بھی، تو نصیر بھی، تو کبیر ہے، تو حلیم ہے
مجھے رنگ دے

مجھے اپنے رنگ میں رنگ دے

Marfat.com

تو مرے خیال کے گلشنوں میں بسا مثالِ شمیم ہے
تو مرے یقین کی وسعتوں میں خرامِ موجِ نسیم ہے
مجھے رنگ دے

مجھے اپنے رنگ میں رنگ دے

تو جمال بھی، تو جمیل بھی، تو خبیر ہے، تو علیم ہے
یہ حروف تیری امانتیں، یہ ندیمؔ تیرا ندیم ہے
مجھے رنگ دے

مجھے اپنے رنگ میں رنگ دے

(۲۲/دسمبر ۱۹۹۵ء)

Marfat.com

O

انسان کی دانش کا اتنا سا خلاصہ ہے
ماضی کا اندھیرا ہے ، فردا کا اُجالا ہے

قدرت کے کرشمے ہیں ، فطرت کا تماشا ہے
ہر پیڑ فرشتہ ہے ، ہر پھول صحیفہ ہے

یہ دَورِ ترقی ہے یا حبس کا صحرا ہے
جھونکا بھی دبے پاؤں ، ڈرتا ہوا چلتا ہے

نغمے کا سا پیکر ہے ، خوشبو سے نقوش اس کے
خوابوں کے جھروکوں سے میں نے جسے جھانکا ہے

Marfat.com

دعویٰ ہے تجھے واعظ! کیوں قربِ خدائی کا
تو نے اُسے سوچا ہے ، میں نے اُسے سمجھا ہے

دل ہے کہ الاؤ ہے ، سانسیں ہیں کہ شعلے ہیں
ہر وقت مرے اندر جیسے کوئی جلتا ہے
(اکتوبر۱۹۹۵ء)

Marfat.com

آؤ جینے کی کوشش کریں

آؤ، جینے کی کوشش کریں
زندگی، موت کی طرح اِک بار ملتی ہے
اِک بار، جی بھر کے جی لیں
حسن وزیبائی کو اپنی آنکھوں سے پی لیں
عشق سے دل کی کھیتی کو سیراب کرلیں
شعر ونغمہ سے روحوں کو شاداب کرلیں
آؤ، جینے کی کوشش کریں
اور جی بھر کے جی لیں
موت آئے تو ہم زندگی کا سفر ختم کرنے کو تیار بیٹھے ہوں
کوئی تمنا ادھوری نہ ہو
یعنی کچھ اور جینا ضروری نہ ہو
موت یوں آئے، جس طرح انسان کو سانس آتی ہے

Marfat.com

آئے
ہمیں جس طرف چاہے، لے جائے
جنت ہو، دوزخ ہو، برزخ ہو، کچھ بھی ہو
ہم اس طرح کی کئی جنتوں، دوزخوں، برزخوں سے گزرتے رہے
موت آئندہ بھی ہم کو ایسے ہی مانوس منظر دکھائے
تو بے شک دکھائے
کہ ہم ان کے عادی ہیں
جب ہست اور نیست کا آسماں ایک ہے
تو چلو، چند لمحوں کو کچھ اور جینے کی کوشش کریں
زندگی، موت کی طرح اِک بار ملتی ہے
اِک بار جی بھر کے جی لیں!

(نومبر ۱۹۹۵ء)

Marfat.com

O

میں تیرا حسن نہ ڈھلنے دوں گا
وقت کی ایک نہ چلنے دوں گا

کسی لمحے کو ، کسی گردش کو
تجھ سے آگے نہ نکلنے دوں گا

عشق کی حدّتِ بے پایاں میں
دل جو پگھلا تو پگھلنے دوں گا

لغزشیں میری توانائیاں ہیں
خود کو اِک پل نہ سنبھلنے دوں گا

میں اُمیدوں کے شجر کیوں کاٹوں
میں اُنہیں پُھولنے پھلنے دوں گا

(مارچ ۱۹۹۶ء)

Marfat.com

O

میں راہِ قلندری کا راہی رکھ پاس غرورِ پادشاہی
تاریخ میں سر کٹے پڑے ہیں راس آئی ہے کس کو کجکلاہی
آغازِ جہاں گناہِ آدم یعنی ہے گناہ ، بے گناہی
میں صبح کی سلطنت کا پرچم یہ کہتی ہے رات کی سیاہی
تخلیق کا پھر جواز کیا ہے محشر ہے اگر فقط تباہی
موسیٰ نہ سہی، ندیمؔ تو ہوں
مجھ کو بھی دِکھائی دے ، الٰہی!

(جون ۱۹۹۶ء)

Marfat.com

O

جس کو اِک پھول سے بھی پیار نہیں
زندہ رہنے کا سزاوار نہیں

وقت کے ساتھ مَیں کیوں کر نہ چلوں
میرے بس میں مری رفتار نہیں

میری تدبیر ہے رازق میری
کچھ بھی تقدیر سے درکار نہیں

موت کی وجہ بتا دے کوئی
مجھ کو جینے پہ تو اصرار نہیں

کس نے خورشید کو محبوس کیا
دُور تک صبح کے آثار نہیں

Marfat.com

جھانکتا رہتا ہوں مستقبل میں
دھند میں کچھ بھی نمودار نہیں

وہ بھی تو مجھ سا ہے آدم زادہ
میں تو دشمن سے بھی بیزار نہیں

اُس کے اعمال ہیں شاہد، کہ ندیمؔ
صرف کافر ہے، گنہگار نہیں

(جولائی ۱۹۹۶ء)

Marfat.com

رات

آج صبح ہوتے ہی
رات میرے پاس آئی
اپنے گھُپ اندھیرے کی
کینچلی اُتار آئی
مسکرائی اور بولی
مجھ کو غور سے دیکھو
دھوپ کی تمازت میں
میرا جسم لپٹا ہے
سورج ، ایک بچّہ سا
ڈر کے مجھ سے چمٹا ہے

Marfat.com

اس کی جو شعاعیں ہیں
یہ میری کنیزیں ہیں
ناچتی ہی رہتی ہیں
یہ شریر چیزیں ہیں

صبح جس کو کہتے ہو
دن کی ابتدا کب ہے
یہ تو ایک وقفہ ہے
اپنا رُخ بدلنے کا
وقت کی رفاقت میں
گام گام چلنے کا
اس سفر کے رستے میں
شام ایک منزل ہے
میرا نام ہے لیلیٰ
شام میرا محمل ہے

پھر سے میں ستاروں کی
اوڑھنی سجاتی ہوں

Marfat.com

تیرگی کے بربط پر
چُپ کا گیت گاتی ہوں
صبح جس کو کہتے ہو
یہ ہے پیرہن میرا
ایک دن سمجھ لو گے
تم کمالِ فن میرا

(اکتوبر ۱۹۹۶ء)

Marfat.com

O

میں جس بھی سمت سفر سے کنارا کرتا رہا
اُدھر ہی میرا ستارا اشارا کرتا رہا

فراقِ یار کی معجزنمائیاں دیکھو
کہ عمر بھر میں اُسی کا نظارا کرتا رہا

میں ایک جست میں تھا بحرِ عشق کے اُس پار
مرا رقیب فقط استخارا کرتا رہا

بحکمِ شاہ جب اظہار پر لگی قدغن
تو میرا کام مرا استعارا کرتا رہا

تمام عمر کٹی خود کو جوڑنے میں ندیمؔ
میں اپنے آپ کو خود پارہ پارہ کرتا رہا

(نومبر۱۹۹۶ء)

Marfat.com

میں بت تراشتا ہوں

میں بت تراشتا ہوں
میں آزرِ ادب ہوں
اور میں نے زندگی بھر
پتھر کے بت تراشے
جب میرے ہاتھ آئے
یہ پتھروں کے لاشے
بے ڈھب تھے ، بے صدا تھے
یہ اَن گھڑی چٹانیں
گونگی تھیں ، بے زباں تھیں

Marfat.com

بے سَر تھیں ، بے دہن تھیں
یعنی وہ بے بدن تھیں
جب فن کا تیشہ لے کر
میں نے انہیں سنوارا
ان پتھروں نے آخر
انساں کا روپ دھارا

اور آج افق پہ میں نے
دیکھا عجیب منظر
ہاتھوں میں ہاتھ دے کر
وہ میرے پاس آئے
اپنے قدوں سے بڑھ کر
لمبے تھے ان کے سائے
اِن اَن گنت بتوں کے
تیور بہت کڑے تھے
میں نے جنہیں تراشا
پنجوں کے بل کھڑے تھے

Marfat.com

مجھ سے بھی کچھ بڑے تھے
پھر جھرجھری سی لے کر
لب کھولنے لگے وہ
کچھ بولنے لگے وہ

میں نے سُنا کہ وہ تو
مجھ سے اُلجھ رہے ہیں
مجھ پر برس رہے ہیں
مسرور ہوں میں لیکن
گالی ہو یا دُعا ہو
کچھ بولتے تو ہیں وہ
لب کھولتے تو ہیں وہ
یہ پتھروں کے لاشے
جو میں نے ہی تراشے
لب کھولنے لگے ہیں
اب بولنے لگے ہیں

(نومبر ۱۹۹۶ء)

Marfat.com

O

بہشت اب کوئی کیا جانے، کہاں ہے
مری جنت تو میرا خاکداں ہے

یہ دُنیا استعاروں کا جہاں ہے
مجھے گل پر فرشتے کا گماں ہے

ہر انساں موت کی جانب رواں ہے
فغاں ہے! اے میرے خالق، فغاں ہے!

نہیں یہ جذبہ منصوبوں کا محتاج
محبت میں سبھی کچھ ناگہاں ہے

اسیری، اور ندیم ایسی اسیری!
جدھر بھی جاؤں سر پہ آسماں ہے

(جنوری ۱۹۹۷ء)

Marfat.com

O

راز ہے یہ بھی کبریائی کا
آدمی پاسباں خدائی کا

درحقیقت ہبوطِ آدم ہے
اوّلیں تجربہ جدائی کا

ہفت افلاک طے کیے، لیکن
مجھ کو شکوہ ہے نارسائی کا

راستے ان کی راہ تکتے ہیں
زعم ہے جن کو رہنمائی کا

Marfat.com

وہ کلی ہو کہ غنچہ و گل ہوں
ہے جنوں سب کو خود نمائی کا

صبح اور شام ہیں ثبوت ندیمؔ
وقت کی شانِ دلربائی کا

(فروری ۱۹۹۷ء)

Marfat.com

فرار

اُس نے خارج کی بوالعجبیوں سے بغاوت کے جذبے سے
باطن میں جھانکا
تو کتنے مناظر یہاں سے وہاں تک بچھے جا رہے تھے
مگر سب کے چہروں پہ گہرے دھوئیں کی خراشیں تھیں
اور جتنے اشجار تھے' نامکمل تھے
اور جھاڑیاں تک ادھوری تھیں
کلیاں چٹکنے کے انجام سے باخبر لگ رہی تھی
کہ لرزہ براندام تھیں

Marfat.com

وہ خارج سے بھاگا ہوا تھا
حقائق کا مفرور تھا
اے خدا!
اس کو باطن کے گہرے سمندر میں غوطہ لگانے کی توفیق دے
اس کو وجدان کے شیشہ شیشہ پروں پر بٹھا
اس کو ایسے دھند لکے کا رستہ دِکھا
جس میں خارج اگر خواب میں بھی نظر آئے
وہ اس کو ٹھکرائے
اور اپنے باطن کی گہرائیوں میں اُترتا چلا جائے

لیکن یہ کیا حادثہ ہے
کہ باطن میں بھی اس کے خارج کی پرچھائیں اس کے
تعاقب میں ہے
وہ جو خارج میں حیران تھا
اپنے باطن میں بھی کتنا ویران ہے
آج بھی وہ کھنڈر کی طرح کتنا سنسان ہے!

(فروری ۱۹۹۷ء)

Marfat.com

O

سر تا پا صحرا ہوں اور خاصیّتِ دریا رکھتا ہوں
میں تو فصیلِ شب میں بھی روشن دن کا دریچہ رکھتا ہوں

روتے روتے رات کٹے اور گاتے گاتے دن گزرے
مر مر کر جیتے رہنے کا ایک سلیقہ رکھتا ہوں

میں بھی عجب مٹی سے بنا ہوں ریت کو ریشم تک کہہ دوں
ناممکن کی سوچ میں بھی امکان کا دَر وا رکھتا ہوں

شکر ہے، دورِ رواں کے سفر میں میری اَنا محفوظ رہی
ٹھوکر پر ٹھوکر کھا کر بھی خود پہ بھروسا رکھتا ہوں

میرے نقادوں کو بتاؤ، میرا بھٹکنا کھیل نہیں
دائیں بائیں گھوم آتا ہوں، سمت کو سیدھا رکھتا ہوں

Marfat.com

میری انجمن آرائی پر طعنہ زنی کا جواز غلط
بھیڑ میں تو گم ہو جاتا ہوں ، ذہن کو تنہا رکھتا ہوں

میں نے خلا کو چونکایا ہے ، چاند کو چھو کر دیکھا ہے
اب اس سے بھی کچھ آگے جانے کا ارادہ رکھتا ہوں

میرا فرشتوں سے کیا ناتا ، میری صفات ہی یکتا ہیں
میں لبِ گویا ، دیدۂ بینا ، سوزِ تمنا رکھتا ہوں

وحشتِ بہشت انسانوں کی ہے متروکہ جاگیر ندیمؔ
پھر سے اُس ویرانے میں بسنے کا سودا رکھتا ہوں

(مئی ۱۹۹۷ء)

Marfat.com

O

اب صبح کے ماتھے پہ ستارہ نہیں ہوتا
ویسے تو شبِ ہجر میں کیا کیا نہیں ہوتا

ہر وقت کا ہنسنا ہو کہ ہر وقت کا رونا
ہر کام جو بے حد ہو ، وہ اچھا نہیں ہوتا

میں نے اسے مانوس سا محسوس کیا ہے
ہر چہرہ جو پہلے کبھی دیکھا نہیں ہوتا

انساں کی انا بھی تو عبادت ہے خدا کی
اپنا جو نہ ہو ، وہ تو کسی کا نہیں ہوتا

Marfat.com

منزل پہ پہنچنے کی مسرت ہے حق اس کا
جس شخص نے رستہ کبھی پوچھا نہیں ہوتا

مصروفِ سفر رہتے ہیں سناٹے مرے ساتھ
میں وسعتِ صحرا میں بھی تنہا نہیں ہوتا

(جون ۱۹۹۷ء)

Marfat.com

ایک سفر

قہر کا حبس تھا ، گرمی سے جھلستا تھا بدن
دھوپ ایسی تھی کہ دوزخ کا گماں ہوتا تھا
ریت ٹیلوں پہ سلگتی سی نظر آتی تھی

پھر یکایک میری آنکھوں میں طراوت آئی
دُور اِک پیڑ نظر آیا جو ویرانے میں
اس کی چھاؤں کے تصور نے مجھے تھپکایا

میں تھکا ماندہ مسافر جو وہاں سستایا
اِک عجب درد بھری نیند اُمڈ کر آئی
میں نے رگ رگ میں نشہ کوئی اُترتا پایا

Marfat.com

میں مسافر تھا ، مرا وقت بہت قیمتی تھا
اور تادیر مَیں خوابیدہ نہ رہ سکتا تھا
اُٹھنا چاہا تو مرے جسم سے اُٹھا نہ گیا

چونک کر میں نے جو دیکھا تو سبھی پتوں پر
ڈنک تانے ہوئے بیٹھے تھے ہزاروں بچھو
ٹہنیاں لپٹے ہوئے سانپوں کے گہوارے تھیں

نیند کا نشہ جو اُترا تو میں کچھ اور ہی تھا
اِس قدر زہر مرے جسم کے اندر اُترا
کہ مجھے زہر کا تریاق بنا ڈالا ہے

(اگست ۱۹۹۷ء)

Marfat.com

تخلیقِ شعر

نصف شب کا عالم ہے
ہر طرف خموشی کا
بے حدود پہرا ہے
جیسے وقت ، پل بھر کو
سانس لینے ، ٹھہرا ہے
اِک مہین سرگوشی
جی لگا کے سنتا ہوں
ایک شعر کہنے کو
ایک خواب بُنتا ہوں

Marfat.com

نرم رو ہوا کا ہاتھ
ننھے ننھے پیڑوں کا
پالنا ہلاتا ہے
اک بلیغ سناٹا
اک لطیف لہجے میں
لوریاں سناتا ہے
بدلیوں کے روزن میں
چاند مسکراتا ہے
اک خیال آتا ہے
کائنات پر طاری
ایک عالمِ ہُو ہے
اک طلسم ہر سُو ہے
اور اس کی وسعت میں
سوندھی سوندھی خوشبو ہے
ذہن کے دھندلکے میں
اک چراغ جلتا ہے
ایک پھول کھِلتا ہے
ایک شعر ڈھلتا ہے

(مارچ ۱۹۹۸ء)

Marfat.com

O

ہم دشت کی خاک چھانتے ہیں
اور اپنے خدا کو مانتے ہیں

ہم نے جنہیں تیر زن بنایا
وہ تیر ہمیں پہ تانتے ہیں

سیلاب کی زد میں رہنے والے
پانی کا مزاج جانتے ہیں

جب عرش کو چھو لیا ، تو سوچا
اب اور کہیں کی ٹھانتے ہیں

(اپریل ۱۹۹۸ء)

Marfat.com

O

تودۂ سنگ میں اصنام مچلتے دیکھے
میں نے وحدت کے کئی روپ بدلتے دیکھے

درد کی دھوپ نے شب کو بھی مرا ساتھ دیا
عمر بھر مَیں نے تو سائے نہیں ڈھلتے دیکھے

حکمرانی کا جو فردا ہے ، مرے سامنے ہے
میں نے ہر قصر میں آسیب سے چلتے دیکھے

مجھ کو انصاف کے معیار کی سوگند ندیمؔ
اہلِ شر چار طرف پھولتے پھلتے دیکھے

(اپریل ۱۹۹۸ء)

Marfat.com

O

نہ جانے یہ صدا آئی کہاں سے
کہ گونج آنے لگی ہے آسماں سے

فرشتوں کی سنو سرگوشیاں بھی
خلاؤں کو ہٹا کر درمیاں سے

چمن کا گوشہ گوشہ سُن رہا ہے
گلوں کا راز ، نکہت کی زباں سے

نظر آنے لگے منزل کے آثار
بچھڑ کر جب بھی دیکھا کارواں سے

(مئی ۱۹۹۸ء)

Marfat.com

○

بے نیازی ہے کہ سودا کوئی
نہ توقع نہ تمنا کوئی

میتیں چار طرف بکھری ہیں
اور ناپید مسیحا کوئی

اوس پھولوں پہ کچھ ایسے اُتری
جیسے جی کھول کے رویا کوئی

دشت یہ سوچ کے ناپے مَیں نے
راستہ کاٹے گا دریا کوئی

یہ بھی کیا عدل ہے اے عدل پناہ
کوئی اونچا ہے تو نیچا کوئی

Marfat.com

میں نے انسان بہت پرکھے ہیں
کوئی گلشن ہے تو صحرا کوئی

میرے احباب کے دو طبقے ہیں
کوئی اچھا ، بہت اچھا کوئی

صبحیں محتاج ہیں راتوں کی ندیم
کاش یہ راز سمجھتا کوئی

(۲۹/جولائی ۱۹۹۸ء)

Marfat.com

O

پسِ دل ہے چمن آرا کوئی
ہو اگر دیکھنے والا کوئی

یہ تصور بھی عجب نعمت ہے
درمیاں میں نہیں پردا کوئی

ایک دُنیا کی ہیں نظریں اُس پر
اور بیٹھا ہے اکیلا کوئی

سائے کی ہمسفری کافی ہے
گر ہو درکار سہارا کوئی

اس کو دیکھا تو خدا یاد آیا
نظر آیا نہ پھر ایسا کوئی

(۳۰/ جولائی ۱۹۹۸ء)

Marfat.com

○

تلاشِ حق میں ہم کیوں مبتلا ہیں
حقائق سب خلا اندر خلا ہیں

عبادت بھی اب اک کارِ جنوں ہے
کہ ہر انسان کے اپنے خدا ہیں

سفر تاریخ کا ہے دائروں میں
نقوشِ پا تو ورنہ جابجا ہیں

یہی کچھ سوچتے اِک عمر گزری
کہ ہم اک دوسرے سے کیوں جدا ہیں

یہ بدنامی نہیں تو اور کیا ہے
کہ ہم منجملۂ اہلِ وفا ہیں

(اگست ۱۹۹۸ء)

Marfat.com

عورت

وجود میرا کہیں ہے بھی ، یا کہیں بھی نہیں

اُدھر میں دعوتِ شرب و طعام کے ہمراہ
وہ ناگزیر ضرورت رہی ہوں ، جس کے بغیر
ہر ایک عیش کی تقریب نامکمل ہے

اِدھر میں چلتی ہوئی اِک مشین کا پرزہ
جو گِھس گیا ہو تو کوڑے کے ڈھیر کا حصہ

Marfat.com

اُدھر میں ملکۂ عالم کہ جس کے حسن کا سحر
شہنشہوں کو کھلونا بنائے رکھتا ہے

اِدھر میں صبح سے تا صبح ایک خادمہ ہوں
کہ جس کا ہاتھ ذرا سا رُکے ، تو بارشِ سنگ
کچھ ایسے برسے کہ سب کچھ اُدھیڑ کر رکھ دے

میں اس تضاد کی چکی میں پس رہی ہوں سدا
مرا وجود قیامت بھی اور مصیبت بھی!
(جنوری ۱۹۹۹ء)

Marfat.com

O

کیوں میری سمجھ میں یہ معمہ نہیں آتا
اب رونا جو چاہوں مجھے رونا نہیں آتا

جاتا بھی ہے آتا بھی ہے خورشید ازل سے
انسان جو جاتا ہے ، دوبارا نہیں آتا

ہر دُکھ کے جلو میں چلے آتے ہیں نئے دُکھ
دُکھ بھی ہے عجب دوست کہ تنہا نہیں آتا

اک عمر سے اُس فکر کی کشتی میں رواں ہوں
جس میں سے نظر کوئی کنارا نہیں آتا

Marfat.com

جامد نہیں گر وقت ، تو حیراں ہوں کہ اس میں
امروز ہی امروز ہے ، فردا نہیں آتا

اے حسن ، مجھے لمس کا اعزاز عطا کر
مجھ کو تو ہیولوں سے لپٹنا نہیں آتا

(جنوری ۱۹۹۹ء)

Marfat.com

جو عیب جُو تھے ، وہ میرا ہنر نہ دیکھ سکے
جدھر بہشتِ نظر تھی ، اُدھر نہ دیکھ سکے

عجیب لفظ پرستوں سے واسطہ تھا مرا
کہ فن میں وہ مرا خونِ جگر نہ دیکھ سکے

شمار کرتے رہے میرے جسم کے گھاؤ
انا کے زخم مرے چارہ گر نہ دیکھ سکے

تمام زندگی جن کی ہنسی کا ساتھ دیا
وہ بھول کر بھی مری چشمِ تر نہ دیکھ سکے

Marfat.com

نہ یہ نصیب ، نہ انصاف کا تقاضا ہے
کہ ساری رات کا جاگا ، سحر نہ دیکھ سکے

یہ کس نے لوحِ مقدر پہ لکھ دیا ہے ندیمؔ
کہ جو درخت اُگائے ، ثمر نہ دیکھ سکے

(فروری ۱۹۹۹ء)

Marfat.com

○

طُور سے کوئی علاقہ ہے ، نہ ربط ایمن سے
روشنی میں نے سمیٹی ہے کسی چِتوَن سے

بجلیوں کو تو برسنا تھا سو برسیں شب بھر
ورنہ خرمن تھے بہت دُور مرے مسکن سے

میرا سرمایہ ہیں جذبات و خیالات مرے
سر جو کٹتا ہے ، کٹے ، دل نہ جُدا ہو تن سے

مجھ کو ان رابطوں پر ٹوٹ کے پیار آتا ہے
گردِ رہ لپٹی چلی آئی مرے دامن سے

کُنجِ زنداں میں یہ کہتے ہوئے دن گزرا ہے
شائد آجائے کوئی ایک کرن روزن سے

Marfat.com

شعلۂ حُسن دبانے سے نہیں دب سکتا
کہ شعاعیں تو چھلک پڑتی رہیں چلمن سے

ایسا دیوانہ کِیا ہے مجھے تنہائی نے
کہ رفاقت کی توقع ہے مجھے دشمن سے

لُٹ رہا ہوں ، مگر اتنی تو تسلی ہے ندیمؔ
شہر کا راستہ پوچھوں گا اسی رہزن سے
(جون ۱۹۹۹ء)

Marfat.com

رابطہ

سحر کے وقت
جب چڑیاں درختوں اور مکانوں کی منڈیروں پر اُترتی ہیں
مجھے محسوس ہوتا ہے
ابھی قدرت کا اور انسان کا ناتا نہیں ٹوٹا
وگرنہ یہ بہت پیارے پرندے
یہ ہواؤں کے، فضاؤں کے نمائندے
مسلسل چہچہاتے
دائروں میں رقص کرتے
ابتداء سے آج تک

Marfat.com

نورِ سحر کے ساتھ ہی
حیران کُن حسنِ تواتر ہے
بھلا کس کی ہدایت پر
قطار اندر قطار آتے ہیں
اور صبحوں کو
اپنے دلربا، معصوم نغموں سے سجاتے ہیں!

(جولائی ۱۹۹۹ء)

Marfat.com

O

یہ کس کا حسن جھلکتا ہے میرے شعروں میں
نقاب کس نے اُلٹ دی مرے خیالوں میں

کہیں یہی تو نہیں پیار کا لطیف اظہار
بہت خفیف سی لرزش ہے اس کے ہونٹوں میں

ہوائے ہجر بہت زور سے چلی ، لیکن
چراغ جلتے رہے یاد کے دریچوں میں

جو وہ نہیں ہے تو اِن کا جواز کچھ بھی نہیں
مہ و نجوم کھٹکتے ہیں میری آنکھوں میں

Marfat.com

کئی کروڑ کُرے گھومتے دکھائی دیئے
عجب طلسم تھا صحراؤں کے بگولوں میں

ندیمؔ ذہن سے کانٹوں کا خوف جاتا رہا
کہ مجھ کو پھول نظر آ گئے ببولوں میں
(نومبر ۱۹۹۹ء)

Marfat.com

دائرے کی اسیری

مجھ مسافر کو بتایا بھی تو ہوتا مرے رہبر، مرے دوست!
کہ مجھے دائرے میں گھومتے رہنا ہے ہمیشہ کے لیے

تجھ کو معلوم تو ہوگا شاید
دائروں میں فقط اجرامِ فلک گھومتے ہیں
میں تو اولاد ہوں آدم کی، جسے صبحِ ازل
حق نے مسجودِ فرشتوں کا بناتے ہوئے فرمایا تھا
یہ خلیفہ ہے زمیں پر میرا

Marfat.com

میں نمائندۂ حق ہوں، مجھ کو
دائرے میں کوئی محبوس نہیں کر سکتا
تو نے آغاز سے کیوں مجھ پہ مسلّط رکھا
ایک ہی دائرے میں گھومتے رہنے کا عذاب
مجھ کو آفاق در آفاق سفر کرنا ہے
مجھ کو تو ڈھونڈنا ہے، کھوجنا ہے
اُس حقیقت کو جو محبوس نہیں دائرے میں
شش جہت کے کسی گوشے میں جو پوشیدہ ہے

دائرہ ٹوٹ بھی سکتا ہے
سو میں آج اسے توڑتا ہوں
مجھ کو ذروں سے ستاروں تک کا
اور فضاؤں سے خلاؤں تک کا وہ سفر کرنا ہے
جو تقاضا مری تخلیق کا ہے

(۹ر دسمبر ۱۹۹۹ء)

Marfat.com

O

جیسے ہی تُو جُدا ہُوا ، وقت کا وار چل گیا
تارے کہیں بھٹک گئے ، چاند کہیں نکل گیا

تیرا ذرا سا اِلتفات ، مرکز و محورِ حیات
سنگِ گرانِ دردِ دل ، موم ہوا ، پگھل گیا

تیری نگاہ جب اُٹھی ، روح میں نُور بھر گئی
ایک ہی پل میں دُور تک ، منظرِ جاں بدل گیا

عشق کا راز کیا کھلا ، جیسے شرر بکھر گئے
ایک ذرا سی بات سے ، شہر کا شہر جل گیا

Marfat.com

راہ میں آفتاب کی ، پھول بِچھا گئی شفق
صبح کے رُخ پہ دستِ وقت جیسے گُلال مَل گیا

درد شدید تھا مگر اس میں چمک سی تھی ندیمؔ
ایک چراغ اگر بجھا ، ایک چراغ جل گیا

(دسمبر ۱۹۹۹ء)

Marfat.com

ملبہ

میں جب بھی سیر کو نکلوں
تو مجھ کو ڈھول رستہ ہی نہیں دیتی

ارادہ ہو مرا جب گنگنانے کا
تو خالی پیٹ بچے میرے باطن میں مچل کر چیختے ہیں

جب ثقافت کے مسائل پر میں کچھ بولوں
تو خنجر میرے سینے میں اُترنے کے لیے تیار رہتے ہیں

Marfat.com

میں سچ بولوں
تو جُھوٹے، شعلہ بار آنکھیں دکھاتے ہیں

اگر میں جُھوٹ کی کوشش کروں
تو مجھ کو یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے کوئی آرے سے
مجھے اندر سے اندر کاٹتا ہے

اب یہی سوچوں
کہ کوہِ فکر کی پگڈنڈیوں سے دھند کے پتھر ہٹانا کتنا مشکل ہے

مرے ذہنِ رسا!
گزری صدی کی آزمائش سے نکل کر ہی تو میں اگلی صدی کے
صدر دروازے سے گزروں گا

مجھے گزری صدی لیکن گزرنے ہی نہیں دیتی
کہ اس کا ڈھیروں ملبہ چار جانب سے مجھے گھیرے ہوئے ہے
(جنوری ۲۰۰۰ء)

Marfat.com

O

میں اپنی شاخ سے ٹوٹا نہیں ہوں
خزاں کا زرد رُو پتّا نہیں ہوں

ابھی قُربِ خدا کی سرخوشی ہے
ابھی مَیں ہوش میں آیا نہیں ہوں

خدا کا ساتھ کب چُھوٹا ہے مجھ سے
ابھی جنت سے میں نکلا نہیں ہوں

تصور کے ہیولے میرے ساتھی
میں تنہائی میں بھی تنہا نہیں ہوں

مرے اندر الاؤ جل رہے ہیں
میں وہ آنسو ہوں ، جو ٹپکا نہیں ہوں

(فروری ۲۰۰۰ء)

Marfat.com

ساون رُت میں

رُت ہے ساون کی
اور صبح سے تیز بارش
مرے گھر کی چھت پر بجے جا رہی ہے
مگر کچی مٹی کی چھت
جب یہاں سے وہاں تک ٹپکنے لگی ہے
تو ٹپکا مرے گھر کے مٹی لپے فرش کو
چھلنی چھلنی کیے دے رہا ہے

Marfat.com

ایک ٹپکے کے نیچے کٹورا جو رکھا
تو جیسے کوئی ساز بجنے لگا
ایک ٹپکے نے ایک اور برتن میں طبلہ بجایا
سِتار ایک برتن میں کچھ گنگنانے لگا
گھر کے ایک ایک برتن کو
ٹپکوں کے نیچے رکھے
اپنے کوٹھے کے گوشے میں دُبکا ہوا
ساز و آواز کا ایک جادو جگائے
مزے لے رہا ہوں!

(اگست ۲۰۰۰ء)

Marfat.com

O

غول در غول چلے آتے ہیں دیوانوں کے
آج دروازے کھلے رہنے دو زندانوں کے

اب عناصر بھی تباہی کی نہ تکلیف کریں
اب تو انسان ہی دشمن ہوئے انسانوں کے

رات بھر شمع نے محفل کو اُجالا ، لیکن
صبح کو ڈھیر سمیٹے گئے پروانوں کے

اے خدا! میں ترے دربار میں کیسے پہنچوں
کتنے خونخوار ہیں تیور ترے دربانوں کے

اب جنوں کا بھی اک انداز نرالا ہے ندیمؔ
لوگ سی لیتے ہیں خود ، چاک گریبانوں کے

(ستمبر۲۰۰۰ء)

Marfat.com

O

جو بات بات پہ دل کو لہو لہو کرتے
تو اس طرح بھی ہمیں یار سرخرو کرتے

اکیلے بیٹھ کے ، چپ چاپ دن کو نمٹایا
گزاری رات ستاروں سے گفتگو کرتے

فراقِ یار تھا یا مستقل قیامت تھی
کٹی ہے عمر اسی چاک کو رفو کرتے

جو زندگی ہمیں اِک بار اور مل جاتی
خدا گواہ ، تمہاری ہی آرزو کرتے

Marfat.com

تمہارے ملنے پہ بھی کب تلاش رُک پاتی
کہ اس کے بعد ہم اپنی بھی جستجو کرتے

اگر وہ آئنہ ملتا جو صرف سچ بولے
تو ہم ندیمؔ کو خود اس کے روبرو کرتے

(اکتوبر ۲۰۰۰ء)

Marfat.com

○

زمانہ خدا کی عدالت لگا
سو جو قہر تھا ، مجھ کو رحمت لگا

خدا نے عطا کی مجھے زندگی
سو ایک ایک لمحہ امانت لگا

جب اس نے محبت سے دیکھا مجھے
میں خود کو بہت خوبصورت لگا

محبت سے انکار کرتے ہوئے
مجھے وہ سراسر محبت لگا

مرے ساتھ چلتا عدو بھی ، مجھے
چراغِ سرِ راہِ غربت لگا

Marfat.com

بہت کربِ برداشت کا کام ہے
مجھے ہجر رب کی عبادت لگا

ندیم اتنی شدت رہی حبس کی
کہ ایک ایک لمحہ قیامت لگا

(نومبر ۲۰۰۰ء)

Marfat.com

O

ہر پُھول پہ دُھول جم رہی ہے
کہنے کو یہ بیسویں صدی ہے

بازار میں دوجہاں کی دولت
ناموس کے مول بِک رہی ہے

بہلاتے ہیں چارہ گر یہ کہہ کر
اِس غار کے پار روشنی ہے

انسان تو خیر ہے ہی فانی
جو مر نہ سکا ، وہ آدمی ہے

کب چھوڑا ہے گل کو رنگِ گل نے
خوشبو تو چمن چمن اُڑی ہے

Marfat.com

چڑیا اُتری ہے شاخِ گل پر
پیاسی ہے ، سو اوس پی رہی ہے

اے ڈوبنے والے زرد رُو چاند!
اب میری تجھی سے دوستی ہے

میں جرمِ وفا کا مرتکب ہوں
ہر شخص میں کچھ نہ کچھ کمی ہے

(دسمبر ۲۰۰۰ء)

Marfat.com

مجھے مایوس ہونا ہی نہیں آتا

مجھے مایوس ہونا ہی نہیں آتا
نہ جانے کیسی جیتی جاگتی مٹی
مری تعمیر میں شامل ہے
جس نے، ہر حالت میں
مجھ کو زندگی کرنے پہ اُکسایا

ادھر جب دُکھ چٹانوں کی طرح مجھ پر برستے ہیں
تو مجھ کو
ایک پتھر کے تلے
جب پھوٹتی ننھی سی اک کونپل دکھائی دے رہی ہو
تو یہ سب کی سب چٹانیں
ریزہ ریزہ ہوتی جاتی ہیں
اِدھر بدخواہ مل کر مجھ پہ جب یلغار کرتے ہیں

Marfat.com

تو اک چھوٹی سی بچی کی شگفتہ مسکراہٹ
اک صلابت بن کے
میرے باطن میں اُتر جاتی ہے
اور مجھ پر جو حملہ کرنے آتے ہیں
کچھ اس انداز سے تحلیل ہو جاتے ہیں
جیسے اُن کا ہونا بھی، نہ ہونے کے برابر ہے

ادھر جب آسماں سے بجلیاں برسائی جاتی ہیں
تو میں اپنے کُھلے کھلیان کو
اپنے بدن سے ڈھانپ لیتا ہوں
کڑکتی بجلیاں جب ہانپ جاتی ہیں
تو بجھ جاتی ہیں
تب میرا کُھلا کھلیان
اپنے تخلیقی نوادر
عالمِ انسانیت میں بانٹ دیتا ہے

مجھے مایوس ہونا ہی نہیں آتا
مجھے محسوس ہوتا ہے

Marfat.com

عناصر کی لگامیں میری مُٹھی میں ہیں
میری ڈھال میرے پھول ہیں
میرے پرندے میرے پہریدار ہیں
اور میری صبحیں میرا آنگن ہیں
وہاں سے نیلی نیلی روشنی کے پار
خلاّقِ دوعالم کے نقوشِ حُسن
میرے جسم میں وہ نور بھر دیتے ہیں
جو مجھ کو کبھی مایوس ہونے ہی نہیں دیتا

(جنوری ۲۰۰۱ء)

Marfat.com

ہم

اِک عمر سے فریبِ سفر کھا رہے ہیں ہم
معلوم ہی نہیں کہ کہاں جا رہے ہیں ہم

یوں گرد سے اَٹے ہیں کہ پہچان مٹ گئی
لیکن یہ وہم ہے کہ جِلا پا رہے ہیں ہم

بنیادِ پختہ کا تو نہ آیا کبھی خیال
چھت جُھکتی آ رہی ہے تو پچھتا رہے ہیں ہم

برسوں سے انتظار ہے اِک نخلِ سبز کا
آبِ حیات ریت پہ ٹپکا رہے ہیں ہم

Marfat.com

یہ سوچتے ہیں ٹوٹتے تاروں کو دیکھ کر
منزل سے، رفتہ رفتہ قریب آ رہے ہیں ہم

اِک دائرے میں گھومتے پھرتے رہے ندیمؔ
اس وہم میں مگن کہ بڑھے جا رہے ہیں ہم

(جنوری ۲۰۰۱ء)

Marfat.com

افغانستان

بچے جب موت کے گھیراؤ میں چیخے
تو یہ سب نے دیکھا
ہفت افلاک تڑختے ہی چلے جاتے ہیں

ماؤں کی کوکھ جب اُجڑی
تو فرشتوں کی قطاروں پہ قیامت ٹوٹی
بہنوں نے بھائیوں کے خون میں ڈوبے ہوئے آثار سمیٹے
تو بہت زور سے لرزا ہے نظامِ شمسی

Marfat.com

مٹی کے کچے گھروندوں پہ سلگتا ہوا فولاد گرا ہے
تو دراڑیں نظر آنے لگیں ایوانوں میں

ذہنِ انسان کی آغوش نے یہ ملبہ سمیٹا ہے
تو ہر لفظ میں اِک لاش چلی آئی ہے

تم جو زندہ نظر آتے ہو
مگر مردہ ہو
تم نے انسانوں کو ''اشرف'' کی بلندی سے نشیبوں میں کچھ
اس طرح سے دے مارا ہے
جیسے کوئی کُوڑا پھینکے
اور تاریخ وہ سفاک حقیقت ہے
رعایت نہیں کرتی
کہ وہ سچ بولتی ہے

(۲۸؍جنوری ۲۰۰۱ء)

Marfat.com

ایشیائی

میں جو ایشیائی ہوں
کتنی صدیوں سے سوچتا ہوں
کہ ایشیا —— مرا ایشیا تو پیمبروں کی ہے سرزمیں
مگر اس پہ حق کسی ایشیائی کا ماننا ہی اصولِ یورپ و امریکہ
کے خلاف ہے
مرے ایشیا کے پیمبروں کے سوا انہیں
کوئی زندگی کا شعور ہی نہ دلا سکا
کوئی ان کو مسندِ علم پر نہ بٹھا سکا
مگر اس کے بعد وہی تھے

Marfat.com

جو مرے ایشیا کا لہو نچوڑ کے پی گئے
اِسی سرزمیں پہ
پیمبروں کی جو سرزمیں ہے
وہ کتنی صدیوں سے رقصِ مرگ میں مبتلا ہیں
کچھ اس ادا سے
کہ جیسے میرے وہی خدا ہیں

میں اُن سے آخری بار ـــــ آخری بار کہتا ہوں ـــــ
دوستو!
جو مرا خدا ہے
تمہارا بھی تو وہی خدا ہے
وہی خدا
رہِ راست تم کو دکھائے گا
تمہیں اپنے اپنے گھروں کی رہ پہ لگائے گا
وہ عدالتوں میں کریم
اور محبتوں میں ندیم
اور سیاستوں میں عظیم بننا سکھائے گا
مرے ایشیا کو

Marfat.com

جکارتہ سے عراق تک
فقط ایشیائی کا شاہکارِ شعورِ ذات بنائے گا
اسے اپنی عظمت و تمکنت کے جمال سے وہ سجائے گا
مرے ایشیا کو خود آگہی کی مثال بننا — کمال بننا سکھائے گا

(فروری ۲۰۰۱ء)

Marfat.com

○

سپردگی کا بھی معیار ہونا چاہیے تھا
تری انا کو خبردار ہونا چاہیے تھا

مزاجِ تُند کی تلوار کُند کرنے کو
تجھے کسی کا پرستار ہونا چاہیے تھا

وفورِ عشق نے اُس کو بھی موم کر ڈالا
جسے مزاج میں کہسار ہونا چاہیے تھا

وہ جس کے سر میں شعورِ جمال بھی ہوتا
اُسی کو صاحبِ دستار ہونا چاہیے تھا

Marfat.com

بہار میں بھی ببولوں سے ڈھک گئی ہے زمیں
اِسی نواح میں گلزار ہونا چاہیے تھا

فصیلِ شہر سے بھی دھوپ چھن کے آنے لگے
یہاں تو سایۂ دیوار ہونا چاہیے تھا

میں دشمنوں سے بصد عجز عرض کرتا ہوں
تمہارا کوئی تو کردار ہونا چاہیے تھا

ملا ہے حکم جسے بجلیاں گرانے کا
اُسی گھٹا کو گہربار ہونا چاہیے تھا

ندیمؔ سارے زمانے کے دُکھ سمیٹ، مگر
کچھ اپنے غم کا بھی اظہار ہونا چاہیے تھا

(مارچ ۲۰۰۱ء)

Marfat.com

وقت

شام ہوتی ہے کہیں
اور کہیں صبح کی پو پھوٹتی ہے
صبحیں اِس تودۂ خاکی پہ
تسلسل سے سفر کرتی ہیں
شب کو لاہور سے جب میں نے شکاگو میں کیا فون
تو معلوم ہوا
دوپہر ہونے کو آئی ہے وہاں

وقت کے اپنے طلسمات ہیں
وہ فقط رنگ بدلتا ہے
گزرنا اُسے آتا ہی نہیں

(اپریل ۲۰۰۱ء)

Marfat.com

عدم

میں نے اِک روز عدم میں جھانکا
میں نے دیکھا کہ وہاں
ریت کے ذرات کی گنتی پہ ہیں مامور وہ لوگ
زندگی میں بھی جو ذرات ہی گنتے رہے
مر جانے تک

(اپریل ۲۰۰۱ء)

Marfat.com

سرگوشی

میں کل چمن سے گذر رہا تھا
تو مجھ کو سرگوشیوں کی آواز آ رہی تھی
مگر یہ سرگوشیاں کہاں تھیں
گلاب کی جھاڑیوں میں
کلیاں چٹک رہی تھیں

(اپریل ۲۰۰۱ء)

Marfat.com

O

خوشی خوشی ہی نہیں ہے، اَلَم اَلَم ہی نہیں
یہ کون لوگ ہیں جینے کا جن میں دم ہی نہیں

یہ درد و کرب ہے پہچان آدمیت کی
وہ آدمی ہی نہیں جس کو کوئی غم ہی نہیں

چُرا کے لے گئے اغیار دشت کے معیار
کہ عصرِ نو کے غزالوں میں خوئے رَم ہی نہیں

کسی کو بھی مرے باطن پہ دسترس کیوں ہو
میں رو رہا ہوں مگر میری آنکھ نم ہی نہیں

(مئی ۲۰۰۱ء)

Marfat.com

O

یہ خواب دیکھتا ہوں ، انتظار کرتے ہوئے
تو آ رہا ہے ستاروں پہ پاؤں دھرتے ہوئے

ہر ایک فرد کا چہرہ ہے ہو بہو تیرا
میں لُٹ گیا ہوں ترے شہر سے گزرتے ہوئے

تری نگاہِ کرم ہی نے بھر دیا دامن
جھجک رہا تھا میں تجھ سے سوال کرتے ہوئے

یہ دیکھ کر مجھے خود پر بڑا ترس آیا
تو رو رہا تھا مرے ذہن سے اُترتے ہوئے

Marfat.com

حیات ایک سمندر ہے ، وہ بھی طوفانی
تمام عمر کٹی ڈوبتے ابھرتے ہوئے

نہیں ہے کیوں کوئی حد تیری کائناتوں کی؟
خدا سے پوچھتا رہتا ہوں، ڈرتے ڈرتے ہوئے
(جولائی ۲۰۰۱ء)

Marfat.com

آہٹ

یارب! یہ کیسی آہٹ ہے؟
چار طرف سے
افق افق سے
اُمڈ اُمڈ کر آتی آہٹ
اس آہٹ سے پُورب، پچھّم، اُتر، دکھن گونج رہے ہیں
یہ آہٹ فرمانِ الٰہی کے سے تیور رکھتی ہے
لیکن آخر
روزِ ازل سے اب تک کے معمول سے ہٹ کر
کون ہے جو آفاق سے تا آفاق کچھ ایسے چلتا ہے
جیسے کچھ ہونے والا ہے!
یارب! کیا ہونے والا ہے؟

(۲۹ر ستمبر ۲۰۰۱ء)

Marfat.com

بہار وخزاں

(۱)

ہوائے خزاں
ایک شاخِ شجر پر جو چھٹی
تو سُوکھے ہوئے زرد پتّے
ہزاروں کی تعداد میں
ٹوٹتے ٹوٹتے ہنس دیئے
اور اک دوسرے کو بتایا:
خزاں کو خبر ہی نہیں ہے
کہ دو چار لمحات کے فاصلے پر
بہار آ رہی ہے

(۲)

خزاں سونے کی رنگت پر
بہت مغرور ہوتی ہے

Marfat.com

مگر سونا کسی کا ساتھ کب دیتا ہے
وہ چھن جائے
یا پگھلا دیا جائے

(۳)

شمیمِ گل نے
دیوارِ چمن پھاندی
تو اپنی راہ پر جاتا ہوا شاعر رُکا
دیوار پر سے جھانک کر دیکھا
کہ رنگِ گل تو گل میں گھل گیا ہے

(۴)

بہار اک پھول کی پتّی پہ
شبنم بن کے بیٹھی تھی
کہ اک جھونکے نے اس کو گدگدایا
اور زمیں نے اس کو سینے سے لگایا

(اپریل ۲۰۰۲ء)

Marfat.com

شہر اور شر

شہر اور شر میں بظاہر فقط اِک حرف کا ہی فرق سہی
شہر اور شر میں بڑا فرق ہے، پیارے لوگو
شہر اگر شہر کی مخلوق کے بھرپور تحفظ کی ضمانت ہے
تو شر
اُس کی تقدیس کی تنسیخ ہے، پیارے لوگو
شہر کو امن کدہ کہتے ہیں تاریخ نگار
اور شر ہے فقط اِک فتنہ، فقط ایک فساد
دست و لب شر کے ہیں آلودۂ خونِ انساں

Marfat.com

سار ی دُنیا کو بتا دو کہ بظاہر فقط اِک حرف کا فرق
بحر کو بر میں بدل سکتا ہے
شہر کو شر میں بدل سکتا ہے
شر کو شہروں سے نکالو گے تو شاید، میرے پیارے لوگو
سر پہ منڈلاتا ہوا روزِ قیامت ٹل جائے

(جولائی ۲۰۰۲ء)

Marfat.com

ابھی بند مُٹھی نہ کھولنا

(عالمی جوہری جنگ کے خوفناک امکانات کے حوالے سے)

ابھی بند مُٹھی نہ کھولنا!
کبھی بند مُٹھی نہ کھولنا!
ترے ہاتھ میں، تری موت کا وہی فیصلہ ہے رکھا ہوا
جو لکھا ہے تُو نے خود اپنی دانشِ بے جہت کے قلم سے
جب یہ عذاب ٹوٹ پڑا تو کچھ بھی باقی نہیں بچے گا
زمین کو ترا علم ایک بڑی سی قبر بنائے گا
کوئی دھجیوں کا غلاف بھی نہ چڑھائے گا
ابھی بند مُٹھی نہ کھولنا!
کبھی بند مُٹھی نہ کھولنا!

یہ جو تیرے چار طرف پہاڑ پگھل رہے ہیں
تپش کچھ اِتنی شدید ہے

Marfat.com

کہ سمندروں سے اُبال اُمڈ کے زمیں کو ڈھانپتا جا رہا ہے
آسمان بس ایک نیلا سا چیتھڑا ہے
جو پھڑ پھڑائے گا
اور فرش سے عرش تک کی یہ کائنات
غبارِ مرگ میں ڈوب جائے گی

یہ فقط اسی خوف کا ہے کیا دھرا
کہ کہیں کوئی تری بند مٹھی نہ کھول دے
ابھی بند مٹھی نہ کھولنا!
کبھی بند مٹھی نہ کھولنا!

(ستمبر ۲۰۰۲ء)

Marfat.com

O

سِل گئے چاک گریبانوں کے
مشغلے چِھن گئے دیوانوں کے

جبر کی آندھیاں شدت سے چلیں
پلڑے لرزاں رہے میزانوں کے

روندتے پھرتے ہیں پھولوں کی بساط
خود نگہبان گلستانوں کے

نور کی جگہ دُھواں چھوڑتے ہیں
بجھتے فانوس شبستانوں کے

جتنا سستا ہُوا انساں کا وقار
نرخ بڑھتے رہے ایمانوں کے

Marfat.com

لوگ آئیں گے پنہ لینے کو
در مقفل رکھو زندانوں کے

اب فصیلوں پر رعایا ہے سوار
اب کڑے وقت ہیں سلطانوں کے

اُترے جاتے ہیں نشیبوں میں ندیؔم
اونچے معیار سخن دانوں کے

(نومبر۲۰۰۲ء)

Marfat.com

O

عجب انداز کی یہ انجمن آرائی ہے
میں ہوں ، سناٹا ہے ، تاریکی ہے ، تنہائی ہے

کان دھر کر کبھی اصنام کی باتیں بھی سنو
میں اگر چپ ہوں ، تو یہ بھی مری گویائی ہے

ہیں اُفق پر جو بغلگیر خدا اور انساں
آسماں اور زمیں کی وہیں یکجائی ہے

میں ہر انسان کی فطرت میں وفا ڈھونڈتا ہوں
لوگ کہتے ہیں یہ شاعر نہیں ، سودائی ہے

Marfat.com

کتنا آسودہ تھا میں گوشۂ درویشی میں
در حقیقت مری شہرت ، مری رسوائی ہے

یہ جو اِک عمر سے کچھ کھوجتا پھرتا ہے ندیمؔ
صرف بے لوث محبت کا تمنائی ہے

(جنوری۲۰۰۳ء)

Marfat.com

طاقت

طاقت اک آسیب ہے
جو خود طاقتور کو کھا جاتا ہے

لیکن اِس سے پہلے
طاقت کتنے بہت سے جسموں پر سے
اُن کے سروں کو تراش کے لے جاتی ہے
اور پھر بُھون کر کھا جاتی ہے

لاکھوں اور کروڑوں کی تعداد میں عورت
اپنے عورت ہونے کی پاداش میں
بیچی اور خریدی جانے لگتی ہے
اور کچلی، روندی اور چبائی جانے لگتی ہے

Marfat.com

اربوں کھربوں انسانوں سے
بوٹی بوٹی، ہڈی ہڈی کا جرمانہ لے کر
ان کے ڈھانچے
محرومی کے کوڑے دان میں ٹھونس کے
دوسرے انسانوں کی تلاش میں جُت جاتی ہے
لیکن آخرکار یہ طاقت کا آسیب پلٹ کر طاقتور کو کھا جاتا ہے
انسانی تاریخ کا، خون میں ڈوبا باب، مکمل ہو جاتا ہے

(فروری ۲۰۰۳ء)

Marfat.com

O

لب پہ جب اُس کے پلٹنے کی دُعا آتی ہے
اِک دِیا دل کے دریچے میں جلا آتی ہے

جب اُترتی ہیں مرے دل میں پرانی یادیں
کتنی بچھڑی ہوئی کُونجوں کی صدا آتی ہے

سوچتا ہوں کہ کہیں قیس نہ ہو گریہ کناں
بھیگی بھیگی سی جو صحرا سے ہوا آتی ہے

میرے باطن میں کوئی قافلہ ہے محوِ سفر
سانس لیتا ہوں تو آوازِ دِرا آتی ہے

Marfat.com

اِس حوالے سے ، کہ شہپارۂ تخلیق ہے وہ
مجھ کو انسان سے خوشبوئے خدا آتی ہے

نوعِ انساں کے تقدس کی ہے سوگند ندیمؔ
اپنے دشمن سے بھی اب مجھ کو حیا آتی ہے

(۳رجون۲۰۰۳ء، جناح ہسپتال)

Marfat.com

O

شیخ کھڑا ہے دم بخود عالمِ بے مثال میں
عمر گزار دی مگر ، محفلِ قیل و قال میں

واعظِ انتہا پسند! آپ کے پندِ سُودمند
بار نہ پا سکے ، مری مملکتِ جمال میں

یوں تو مرے حبیب کا ، سادہ سا اِک وجود تھا
عشق نے نور بھر دیا عام سے خدوخال میں

ہجر کی شاہراہ پر ، جتنے دیے جلے بُجھے
اُتنے ستارے پِس گئے گردشِ ماہ و سال میں

Marfat.com

میرے بیانِ ظلم پر لوگ خموش کیوں رہے
عمر گزر گئی اِسی زخم کے اندمال میں

لب جو کُھلے ندیم کے ، واعظِ شہر چیخ اٹھا
یعنی بلا کی دھار تھی سہل سے اِک سوال میں

(اگست ۲۰۰۳ء)

Marfat.com

ظلمِ عظیم

سُن ظلمِ عظیم کی کہانی
لاشوں کے ہجوم کی زبانی
انساں بھی ستم میں کم نہیں ہے
ہر ظلم نہیں ہے آسمانی
اِس سر کے نقوش کابلی ہیں
وہ دھڑ ہے عراق کی نشانی
کُشتوں کے اُٹھے ہیں جب جنازے
زخموں کی ہوئی ہے گل فشانی

Marfat.com

استادِ مہذباں کے ہاتھوں تہذیب نے خودکشی کی ٹھانی
حیرت ہے کہ قتل گاہِ حق کی قاتل کو ملی ہے پاسبانی
اقوام کی انجمن کا دفتر ابلیسِ زماں کی راجدھانی
تاریخ بغور سُن رہی ہے انصاف کے خون کی کہانی
کچھ دن میں زمانہ دیکھ لے گا ڈھلتی جلاّد کی جوانی
کچھ دیر میں منہ کے بل گرے گا
فانی کا غرورِ جاودانی

(ستمبر ۲۰۰۳ء)

Marfat.com

O

بھلا میری زباں پر شکوہ کب تھا
اگر تھا بھی تو یکسر زیرِ لب تھا

میں سچ کی جستجو میں ہوں ازل سے
یہی طولِ مسافت کا سبب تھا

مرے کیسے میں جو دولت بھری تھی
مرا سرمایۂ شعر و ادب تھا

بدلتے ہی نہیں معیار میرے
وہی غم اب بھی ہے، جیسا کہ تب تھا

Marfat.com

یقیناً ظلم ٹوٹا ہے کسی پر
اندھیرا ورنہ اتنا گہرا کب تھا

ندیمؔ ارزاں نہیں تھے میرے سجدے
مرا معبود صرف اِک میرا رب تھا

(جنوری ۲۰۰۴ء)

Marfat.com

مژده!

(امریکہ کے ایک سابق صدر ٹرومین کے نام)

ایک ہی بم سے
لاکھوں کا اِک شہر بھسم کر دینے،
بچوں، بوڑھوں،
ماؤں، بہنوں،
اور جوانوں کے دھڑ دھڑ جلنے
اوران کی ہڈیاں ٹوٹنے
ان کی کھال اُدھڑنے
اوران لاکھوں انسانوں کا ملبہ بن جانے کا مژدہ سُن کر

Marfat.com

سات سمندر پار کے
ایک مہذب اور مدبر صاحب ناچ اُٹھے تھے!

وہ مخلوق جو اشرف کہلاتی ہے
اتنی ارذل بھی ہوسکتی ہے!

(مئی ۲۰۰۴ء)

Marfat.com

O

رہا ہوں مُبتلا مر مر کے بھی جینے کے چکّر میں
ازل میں زندگی لکھی گئی میرے مُقدر میں

کہاں ہوگا ٹھکانا تیرگی میں ، میرے سائے کا
کہ جب تک دھوپ تھی ، چلتا رہا میرے برابر میں

میں کب تک خاک چھانوں گا، میں کب تک ریت پھانکوں گا
زمانے بھر کے صحرا آ بسے ہیں کیوں مرے گھر میں

فضائیں بادلوں کے آنچلوں میں خون روتی ہیں
افق پر ڈوبنے لگتا ہے جب سورج سمندر میں

Marfat.com

یہی ہوتا ہے ، جب بے سمت ہوں اِدراک کی قدریں
قیامت ، ڈھونڈ لی انسان نے ، ذرّاتِ جوہر میں

کوئی جائے اماں دُنیا میں اس کو مل نہ پائے گی
اگر انسانیت مرنے لگی قلبِ سخنور میں

ندیمؔ اولادِ آدم پر کبھی تو مہرباں ہوگی
وہ قدرت دے رہی ہے جو غذا کیڑے کو پتھر میں

(اگست ۲۰۰۴ء)

Marfat.com

مٹی

چاک چلتا ہے تو تخلیق کا در کُھلتا ہے
اتنے پیکر نظر آتے ہیں نمو پاتے ہوئے
جیسے مٹی میں وہ سب کچھ ہے، جو میں سوچتا ہوں

(نومبر۲۰۰۴ء)

Marfat.com

○

دگرگوں ہے نظامِ آسمانی
سو اب تخلیق ہو آدم کا ثانی

تضاد ایسا قیامت کا ہے یارب!
کہ تُو باقی ، تری مخلوق فانی

جہنم میں جلے کیوں اس کا شہکار
خدا سے اور اتنی بدگمانی!

مجھے محسوس ہوتا ہے شبِ ہجر
رُکی رہتی ہے لمحوں کی روانی

Marfat.com

تمنا دل میں یوں ہے کار فرما
کہ جیسے لفظ میں پنہاں معانی

محبت کی رفاقت گر نہ ملتی
بہت بے مہر ہوتی زندگانی

وفا کو آخری دم تک نبھایا
ندیمؔ اتنی سی ہے اپنی کہانی

(دسمبر۲۰۰۴ء)

Marfat.com

O

بھیک لینے کا حوصلہ نہ ہوا
یوں میں شرمندۂ دُعا نہ ہوا

تیز کرتا رہا جو اپنی خودی
اپنی ہی قید سے رہا نہ ہوا

تیری موجودگی میں ، میرے خدا!
تیری دُنیا میں کیا سے کیا نہ ہوا

جستجو کا نشہ اُتر جاتا
شکر ہے ، تیرا سامنا نہ ہوا

Marfat.com

یوں تو کتنے تھے آپ اپنی مثال
تجھ سا کیوں کوئی دوسرا نہ ہوا

بدنصیب اُس سے بڑھ کے کوئی نہیں
جو محبت میں مبتلا نہ ہوا

(دسمبر ۲۰۰۴ء)

Marfat.com

O

دستورِ چمن بدل رہا ہے
پھولوں سے لہو نکل رہا ہے

مشرق کو رواں ہے میرا سایہ
سورج مغرب میں ڈھل رہا ہے

دل ہجر کی شب کچھ ایسے دھڑکا
جیسے کوئی شخص چل رہا ہے

یہ معجزہ ہے مری انا کا
آندھی میں چراغ جل رہا ہے

Marfat.com

اے ربِ نمو! ترے جہاں میں
کیوں ظلم ہی پُھول پَھل رہا ہے

آنکھیں ہیں کہ کب سے بُجھ گئی ہیں
دل ہے کہ مچل مچل رہا ہے

چھوتے ہی نہیں زمیں کو پاؤں
انسان ابھی سنبھل رہا ہے

(یکم جنوری ۲۰۰۵ء)

Marfat.com

عناصر

ترے احکام کے تابع عناصر.... اے مرے مولا!
بہت منہ زور ہوتے جا رہے ہیں
ترا شہپارۂ تخلیق آدم ہے
جو تیرے حکم سے مسجود ہے تیرے فرشتوں کا
اُسی کی بیٹیوں، بیٹوں کو، بوڑھوں اور بچوں کو
عناصر یوں کچلتے، روندتے، پامال کرتے ہیں
کہ جیسے وہ زمیں پر رینگتے کیڑے مکوڑے ہیں

فرشتوں کو بس اتنا حکم دے.... مولا!
کہ وہ روزِ قیامت تک

Marfat.com

عناصر کی لگامیں کھینچ کر رکھیں
اُنہیں وہ کچھ نہ کرنے دیں
جو وہ صدیوں سے کرتے آرہے ہیں
اور کل ہی
ایشیا کے ساحلوں پر
انتہائی بے حسی سے
کر چکے ہیں

(اپریل ۲۰۰۵ء)

Marfat.com

O

میں استعمال سچ کا نسخۂ اکسیر کرتا ہوں
میں بے توقیر انسانوں کی بھی توقیر کرتا ہوں

میں سیلابوں سے لڑتا آرہا ہوں کتنی صدیوں سے
میں دریا کے کنارے اپنا گھر تعمیر کرتا ہوں

فقط دیوارِ نفرت پر سجا لیتا ہوں تیروں کو
میں اپنے دشمنوں کی اس طرح تحقیر کرتا ہوں

میں مٹی سے بنا ہوں لیکن اونچی ہے انا میری
میں ساتوں آسمانوں پر زمیں تحریر کرتا ہوں

Marfat.com

میں فانی ہی سہی لیکن مرا اسلوب تو دیکھو
میں اپنی زندگی میں روز و شب تسخیر کرتا ہوں

کسی بھی خواب کو میں بے ثمر رہنے نہیں دیتا
کہ میں ہر خواب کو شرمندۂ تعبیر کرتا ہوں

مرا ایک ایک لمحہ اِک صدی ہے ، اِک زمانہ ہے
میں اپنی شاعری میں وقت کو زنجیر کرتا ہوں

(مئی ۲۰۰۵ء)

Marfat.com

O

دل کے صحرا میں ، مہکتا ہے محبت کا گلاب
یہ ہے وہ پھول کہ ڈھلتا ہی نہیں جس کا شباب

چار سو حسن کی دولت سے لبالب چہرے
زندگی خواب سہی — کتنا دلآویز ہے خواب

ہاتھ اُٹھاتا ہوں تو گھر جاتا ہوں سناٹوں میں
یوں بھی ملتا ہے مجھے میری دُعاؤں کا جواب

کب سے ہوں محوِ سفر ، پیاس نہیں بجھ پائی
کتنے بے مہر ہیں بے لوث محبت کے سراب

Marfat.com

میری اُمید کی تصویر بنا بیٹھا ہے
ایک قطرہ جو لرزتا ہے سرِ برگِ گلاب

آدم و حوا کے اس ضبط کی تحسین کرو
سہہ گئے شان سے تنہائیِ جنت کا عذاب

میں روانہ ہوں تضادوں کے سفر پر کب سے
میرا ہر دن ہے حقیقت میں ، مرا یومِ حساب

(جون ۲۰۰۵ء)

Marfat.com

O

دیکھے پت جھڑ میں بھی امکان بہار آنے کے
دورِ حاضر میں عجب طور ہیں دیوانے کے

وہ موحِد ، جنہیں سجدے کی فضا ہی نہ ملی
راستے ڈھونڈ رہے ہیں کسی بت خانے کے

شاخ در شاخ اُڑی پھرتی ہیں بے بس چڑیاں
آندھیاں تنکے اُڑا لے گئیں کاشانے کے

روشنی پر تو لپکتا ہے ، پہ جلتا ہی نہیں
اس زمانے میں دیئے بجھ گئے پروانے کے
(ستمبر۲۰۰۵ء)

Marfat.com

O

میں محبت کے پَر لگاؤں گا
ایک دن تجھ کو ڈھونڈ لاؤں گا

تُو خفا ہے تو پھر خفا ہی سہی
میں تو ہر حال میں نبھاؤں گا

بھولنے کے کڑے سفر میں بھی
میں تجھے یاد کرتا جاؤں گا

زندگی میں بھی ، اور مر کر بھی
میں ترا مان ہی بڑھاؤں گا

Marfat.com

لوگ غالبؔ کے شعر گاتے پھریں
میں ترا نام گنگناؤں گا

میں مسافر تو دُور کا ہوں ندیمؔ
میں مگر لَوٹ کر بھی آؤں گا

(اکتوبر۲۰۰۵ء)

Marfat.com

اے خدا!

اے خدا، دل تو آئنہ سا تھا
ٹھیس لگنے سے ٹوٹ سکتا تھا
اتنی ضربیں لگی ہیں پے در پے
میرا سب جسم کرچی کرچی ہے
آبگینے کی کیا حقیقت تھی
اتنی شدت کی کیا ضرورت تھی!

(اکتوبر ۲۰۰۵ء)

Marfat.com

۸/اکتوبر ۲۰۰۵ء

لکھوں تو کیا لکھوں!
کیسے لکھوں!
لفظوں کی ٹوٹی ہڈیوں کو کس طرح جوڑوں
سبھی روندے ہوئے حرفوں سے، نقطوں سے
جو پھوٹا پڑ رہا ہے جیتا جیتا خون
صفحۂ قرطاس پر چنگاریاں بن کر ٹپکتا ہے
زباں پگھلی پڑی ہے
اور اگر بولوں
تو لگتا ہے
مجھے چیخوں کے سوا کچھ بھی نہیں آتا

Marfat.com

جنازوں پر یہاں زندہ جنازے سینہ زن ہیں
کچھ اگر باقی بچا ہے تو رگ و پے میں اُترتا درد ہے
قلب و جگر کو چیرتا دُکھ ہے

مجھے تو مرثیہ کہنا نہیں آتا
کچھ آتا ہے
تو ایسے المیے پر
اور عناصر کے مقابل اپنی فطری بے بسی پر
ٹوٹ کر رونا ہی آتا ہے
لکھوں تو کیا لکھوں!

(نومبر ۲۰۰۵ء)

Marfat.com

کھٹک

درونِ آگہی
یہ ایک کانٹا سا کھٹکتا ہے ــــ
خدائے لم یزل نے،
وہ جو باقی تھا، جو باقی ہے
جو باقی ہی رہے گا
روزِ اوّل سے
بھلا اولادِ آدم کی فنا کا
یہ تماشا
بے تحاشہ
کیوں لگایا ہے!

(جنوری ۲۰۰۶ء)

Marfat.com

O

پڑے رہو وہیں کشتی کے ایک کونے میں
کہ وقت لگتا ہے برفاب کو بلونے میں

تلاشِ دوست کی جس کیفیت سے گزرا ہوں
وہ لطفِ خاص نہ ہنسنے میں ہے نہ رونے میں

قریب آتی ہوئی شامِ وعدہ کی سوگند
زمانے لگتے ہیں سورج غروب ہونے میں

مسلسل اُس کے خدوخال تکتا رہتا ہوں
کہ جیسے طفل کوئی ، محو ہو کھلونے میں

Marfat.com

نہ کوئی سبزہ اُگا اور نہ کوئی پھول کِھلا
گزاری نصف صدی تخمِ اشک بونے میں

وہ جس کو پانے میں اک عمر کٹ گئی تھی ندیمؔ
پل ایک بھی تو نہ گزرا اُسی کو کھونے میں

(جنوری۲۰۰۶ء)

Marfat.com

O

کچھ ایسی غضب ہوا چلی ہے
پھولوں پہ بھی دُھول اُڑ رہی ہے

دن دھوپ ہے، رات تیرگی ہے
اپنی تو سبھی سے دوستی ہے

اپنا قبلہ کبھی نہ بدلا
مجھ میں فقط اک یہی کمی ہے

احساسِ جمال سے ہے محروم
منعم کی یہی تو مفلسی ہے

Marfat.com

اب جنسِ وفا کہاں ملے گی
یہ شمع تو کب کی جل بجھی ہے

میں چہرۂ شب کو پڑھ رہا ہوں
فن ایک عجیب روشنی ہے

(یکم فروری۲۰۰۶ء)

Marfat.com

فتح

نئے انسان کی تاریخ کے آغاز سے اب تک
حکومت کرنے والے
جس حقیقت کی نفی کے مُرتکب ہوتے رہے ہیں
وہ بس اتنی ہے
کہ لوگوں کے دِلوں کو جیتنا ہی فتح کی تکمیل ہوتا ہے

(اپریل ۲۰۰۶ء)

Marfat.com

قطعات

گھنی رات کے دشتِ بے انتہا میں
میں اسرارِ فطرت کے گُل چن رہا ہوں
سکوت اتنا گمبھیر ہے نصف شب کا
فرشتوں کی سرگوشیاں سُن رہا ہوں

شکست آخرِکار مانی ہے شب نے
اندھیروں کے انبار جلنے لگے ہیں
اُفق بھیگنے لگ گیا روشنی میں
شعاعوں کے فوّارے چلنے لگے ہیں

وہ کیوں نہ آیا مرے خانۂ تباہ میں، جب
درونِ سنگ بھی پہنچا ہے پالنے والا
تو کیوں نہ چاند سے پوچھیں کہ رات بھر جاگا
کہاں گیا مری راتیں اُجالنے والا؟

Marfat.com

تغیّرات سے انکار تو نہیں ، لیکن
مجھے بتایا ہے گزرے ہوئے زمانوں نے
ازل کی حد سے نکل آئی کائنات مگر
نہ رنگ بدلا زمیں نے ، نہ آسمانوں نے

میں شہر سے تو بظاہر سفر پہ نکلا ہوں
مگر نہ سمت معین ، نہ کوئی جادہ ہے
مرے شعور نے وجدان کو یہ مژدہ دیا
ترا خُدا سے ملاقات کا ارادہ ہے

Marfat.com

فردیات

انساں کو جنوں ہے جستجو کا
یہ سارا فساد ہے لہو کا

گو چار طرف فنا بپا ہے
انسان کی آرزو بقا ہے

حد کوئی نہ تھی مسافرت کی
میں اتنا چلا کہ تھک گیا تھا
ہے عشق مرا قدیم ، لیکن
کل جیسے یہ واقعہ ہُوا تھا

Marfat.com

شاعری منصبِ حق گوئی میں ناکام رہی
چیخ کو نغمہ بنانے کی روش عام رہی

اس کے باطن میں بھڑک اُٹھتی ہے جب درد کی آنچ
پارۂ سنگ بھی ریزوں میں بدل جاتا ہے

بیٹھا ہو گا کہیں جھوٹوں میں وہ جھوٹا بن کر
کوئی سچا بھی اگر جھوٹ کے اس دور میں ہے
سر کٹا کر بھی سرافراز گنا جاتا ہوں
زندہ رہنے کا قرینہ مرے ہر طور میں ہے
بزم کی بزم بھی تنہائی کی تنہائی بھی
میرے ہر دُکھ کا مداوا مرے لاہور میں ہے

عمر بھر دُھند میں کیوں ہم کو بھٹکنا ہوگا
غار سے پار نکلنے کا بھی رستہ ہوگا

کیوں صورتیں بُجھ گئی ہیں سب کی
آئینے بدل کے دیکھتے ہیں

Marfat.com

کبھی کبھی تو ہوا ایسا رُخ بدلتی ہے
کہ ذرّے ذرّے کے سینے سے لَو نکلتی ہے
محبت ایک عجب شمع ہے درونِ ضمیر
اُسے جلاؤ تو پھر ساری عمر جلتی ہے

مجھ کو کبھی زوال سے رغبت نہ تھی ندیم
سورج غروب ہوتا ہوا کیوں بھلا لگا!

تیرگی کی کبھی تکمیل نہ ہونے پائی
رات آئی پہ ستاروں کا چمکنا نہ گیا

کوئی دیوانہ گزرا ہے اِدھر سے
پڑا ہے ڈھیر سا زنجیرِ پا کا

یہ طنطنہ، یہ رعونت، یہ دبدبہ، یہ غرور
یہی تو ہیں مرے گلشن اُجاڑنے والے

Marfat.com

تجھ کو دیکھوں تو ہر اک چیز پہ پیار آتا ہے
اس قدر عشق سنبھالا نہیں جاتا مجھ سے
منہدم ہونے ہی والا ہے محبت کا محل
یہ کھنڈر اب تو اُجالا نہیں جاتا مجھ سے
تیر ہوتا تو کسی طور نکل ہی آتا
درد تو دِل سے نکالا نہیں جاتا مجھ سے

یہ سوچ سوچ کے سب زندگی گزاری ہے
کہ آج اُس کی ہے اور کل ہماری باری ہے
زمیں پہ آدم و حوّا کے ساتھ اُترا تھا
سو آنسوؤں کا یہ چشمہ ازل سے جاری ہے
بگولے رقص میں ہوتے ہیں جب تو سوچتا ہوں
کہ دشت پر بھی خُدا کا جمال جاری ہے

(۲۰۰۶ء)

ضرب اس کی بھی سخت کاری ہے
حق میں دشمن کے ، اک دُعا ہی سہی
کھوکھلا ہو رہا ہے اس کا تنا
دیکھنے میں شجر ہرا ہی سہی

Marfat.com

دن یوں کٹا کہ جیسے شبِ ہجر کٹ گئی
میں راستہ ہی تکتا رہا آفتاب کا
رنگ اپنے آپ ہی میں مگن رہ گیا مگر
آپے میں رہ سکا نہ تعطّر گلاب کا

میزانِ عدل ، صدرِ عدالت پہ آ گری
جب پیشہ ور بُروں کو بَری کر دیا گیا

سمندروں کی تہوں سے بُلا رہا ہے مجھے
وہ موج موج سفینہ اُچھالنے والا

جس پہ جو نقشِ قدم ہو، وہ فقط میرا ہو
صرف اتنی سی نئی راہ نکالی میں نے

Marfat.com

سوانحی کوائف: احمد ندیم قاسمی

یہ فقط میرا تخلص ہی نہیں ہے کہ ندیم
میرا کردار کا کردار ہے اور نام کا نام

نام:	احمد شاہ
ادبی نام:	احمد ندیم قاسمی (اپنے پردادا ''محمد قاسم'' کی رعایت سے ''قاسمی'')
تخلص:	ندیم
تاریخِ ولادت:	۲۰، نومبر ۱۹۱۶ء
جائے پیدائش:	انگہ (گاؤں)، وادیٔ سون سکیسر۔ ضلع خوشاب (پنجاب۔ پاکستان)
قبیلہ:	اعوان
آباؤ اجداد:	عرب سے ایران، اور ایران سے ملتان میں قیام پذیر ہوئے۔ بعد میں تبلیغ کے سلسلہ میں خوشاب وادیٔ سون سکیسر میں تشریف لائے اور انگہ آباد کیا۔
والد کا نام:	پیر غلام نبی عرف نبی چَن (وفات: ۱۹۲۳ء)
والدہ کا نام:	غلام بیوی (وفات: ۱۹۵۶ء)
بہن، بھائی:	بڑی بہن: سعیدہ بانو (وفات: ۱۹۶۰ء) جن کے اکلوتے بیٹے ظہیر بابر بطور صحافی اور افسانہ نگار مشہور ہوئے۔ بڑے بھائی: پیرزادہ محمد بخش (وفات: ۲۰۰۱ء) (ایک بڑے بھائی اور ایک بڑی بہن کمسنی میں وفات پاگئے تھے)
سرپرست:	۸ سال کی عمر میں والد کے انتقال کے بعد مزید تعلیم و تربیت کیلئے اپنے چچا پیر حیدر شاہ صاحب کے پاس کیمبل پور (اٹک) آگئے۔
شادی:	۶، جولائی ۱۹۴۸ء (قریبی عزیزوں میں ہوئی جو کہ وادیٔ سون سکیسر کے ایک گاؤں سُرکّی میں مقیم تھے۔)

Marfat.com

رفیقِ حیات: رابعہ ندیم (پیدائش:۱۹۳۰ء-وفات:۱۹۹۲ء)

سعادتِ حج: ۱۹۸۸ء (بیگم بھی ہمراہ تھیں)

اولاد: دو بیٹیاں، ایک بیٹا۔ (ڈاکٹر ناہید قاسمی (پ:۱۹۴۹ء) نشاط ندیم (پ:۱۹۵۱ء-و:۱۹۹۵ء)، نعمان ندیم قاسمی (پ:۱۹۵۶ء))

نواسے، نواسیاں: نیّر، نفیسہ، نیلم اور ناموس (ناہید قاسمی)—— نوشین، خرم اور نوشابہ (نشاط ندیم)

پوتا، پوتیاں: نوین، نمود اور نایاب (نعمان ندیم قاسمی)

تعلیم: ۲۱-۱۹۲۰ء انگہ کی مسجد میں قرآن پاک کی تعلیم حاصل کی۔

۱۹۲۵ء: چوتھی جماعت میں وظیفے کے امتحان میں ضلع بھر میں اوّل آئے۔

۱۹۲۶ء: گورنمنٹ مڈل اینڈ نارمل سکول کیمبل پور (اٹک)

۱۹۲۹ء: آٹھویں جماعت میں ریڈ کراس سوسائٹی کے منعقدہ مقابلہ مضمون نویسی میں پنجاب بھر میں اوّل رہے۔

۱۹۳۱ء: گورنمنٹ ہائی سکول شیخوپورہ سے میٹرک پاس کیا۔

۱۹۳۱ء: پہلی شائع ہونے والی نظم، دورانِ میٹرک مولانا محمد علی جوہر کی وفات پر نظم لکھی جو روزنامہ "سیاست" لاہور کے صفحہ اوّل پر شائع ہوئی۔

۱۹۳۱ء: صادق ایجرٹن کالج بہاولپور میں داخل ہوئے۔

۱۹۳۳ء: انٹرمیڈیٹ پاس کیا۔ تھرڈ ایئر میں تھے کہ سرپرست چچا کا انتقال ہو گیا۔

۱۹۳۵ء: پنجاب یونیورسٹی سے بی-اے کی سند حاصل کی۔

۱۹۳۵ء: ایم-اے انگلش کیلئے گورنمنٹ کالج لاہور کی میرٹ لسٹ پر نام آ گیا تھا لیکن فیس نہ ہونے کی وجہ سے داخلہ نہیں لے سکے۔

ملازمت: ۳۷-۱۹۳۶ء: ریفارمز کمشنر لاہور میں بطور محرر تقرر۔

۴۱-۱۹۳۹ء: ایکسائز سب انسپکٹر، ملتان۔

۴۸-۱۹۴۶ء: ریڈیو پاکستان پشاور میں بحیثیت سکرپٹ رائٹر کام کیا۔

Marfat.com

۱۹۷۷-۸۸ء: ''بزم اقبال'' کے اعزازی سیکرٹری۔
۱۹۷۴-۲۰۰۶ء: ڈائریکٹر مجلسِ ترقی ادب، لاہور۔

ادارت:
۱۹۴۲-۴۶ء: ہفت روزہ ''پھول'' لاہور (بچوں کا رسالہ)
۱۹۴۲-۴۶ء: ہفت روزہ ''تہذیبِ نسواں'' لاہور (خواتین کا رسالہ)
۱۹۴۳-۴۶ء: ادبی ماہنامہ ''ادبِ لطیف'' لاہور
۱۹۴۷-۴۸ء: رسالہ ''سویرا'' لاہور (ابتدائی چار شمارے)
۱۹۴۸-۵۰ء: رسالہ ''نقوش'' لاہور (ابتدائی دس شمارے)
۱۹۵۰ء: ماہنامہ ''سحر'' لاہور۔ (صرف ایک شمارہ)
۱۹۵۳-۵۹ء: روزنامہ ''امروز'' لاہور
۱۹۷۷-۸۸ء: رسالہ ''اقبال'' لاہور (اعزازی مدیر)
۱۹۶۳-۲۰۰۶ء: ادبی رسالہ ''فنون'' لاہور (آغاز سے تا عمر ۱۲۶ شمارے)
۱۹۷۴-۲۰۰۶ء: رسالہ ''صحیفہ'' لاہور

صحافت:
۱۹۵۲ء: روزنامہ ''امروز'' لاہور میں کالم ''حرف و حکایت''
۱۹۵۳-۵۸ء: روزنامہ ''امروز'' لاہور میں کالم ''پنج دریا''
۱۹۵۹ء: روزنامہ ''ہلالِ پاکستان'' میں ''موج در موج'' اور ''پنج دریا'' کے نام سے فکاہی کالم نویسی۔
۱۹۶۰ء: روزنامہ ''احسان'' لاہور میں کالم ''مطائبات''
۱۹۶۴-۷۲ء: روزنامہ ''امروز'' لاہور میں دوبارہ کالم ''عنقا'' کے نام سے لکھے۔ ساتھ ہی ادبی و تنقیدی مضامین ''تہذیب و فن'' کے عنوان سے لکھے۔
۱۹۷۰ء: روزنامہ ''جنگ'' کراچی میں ''لاہور لاہور ہے''
روزنامہ ''حریت'' کراچی میں روزانہ فکاہی کالم ''موج در موج'' اور ہفتہ وار کالم ''لاہوریات''
۱۹۷۲-۲۰۰۶ء: روزنامہ ''جنگ'' لاہور میں کالم ''رواں دواں''

Marfat.com

(آخری کالم وفات سے ۵ روز پہلے شائع ہوا۔)

اسکے علاوہ کئی اخبارات و رسائل میں مختلف عنوانات کے تحت کالم لکھے۔

نظر بندی: سیفٹی ایکٹ کے تحت مئی ۱۹۵۱ء تا نومبر ۱۹۵۱ء اور اکتوبر ۱۹۵۸ء تا فروری ۱۹۵۹ء

غیر ممالک کا سفر: چین، انگلستان، سکاٹ لینڈ، جرمنی، ناروے، امریکہ، کینیڈا، بھارت، متحدہ عرب امارات، سعودی عرب اور سنگاپور وغیرہ۔

تصنیف و تالیف:

شاعری کے مجموعے: ۱) دھڑکنیں (قطعات) ــــ (۱۹۴۱ء)

۲) رم جھم (قطعات و رباعیات) ــــ (۱۹۴۴ء)

۳) جلال و جمال ــــ (۱۹۴۶ء)

۴) شعلۂ گل ــــ (۱۹۵۳ء)

۵) دشتِ وفا ــــ (۱۹۶۳ء)

۶) محیط ــــ (۱۹۷۶ء)

۷) دوام ــــ (۱۹۷۹ء)

۸) لوحِ خاک ــــ (۱۹۸۸ء)

۹) جمال (نعتیہ) ــــ (۱۹۹۲ء)

۱۰) بسیط ــــ (۱۹۹۵ء)

۱۱) ارض وسما ــــ (۲۰۰۶ء)

افسانوں کے مجموعے: ۱) چوپال ــــ (۱۹۳۹ء)

۲) بگولے ــــ (۱۹۴۱ء)

۳) طلوع و غروب ــــ (۱۹۴۲ء)

۴) گرداب ــــ (۱۹۴۳ء)

۵) سیلاب ــــ (۱۹۴۴ء)

۶) آنچل ــــ (۱۹۴۵ء)

Marfat.com

7) آبلے ـــ (1946ء)
8) آس پاس ـــ (1948ء)
9) درودیوار ـــ (1949ء)
10) سناٹا ـــ (1952ء)
11) بازارِحیات ـــ (1955ء)
12) برگِ حنا ـــ (1959ء)
13) گھر سے گھر تک ـــ (1963ء)
14) کپاس کا پھول ـــ (1973ء)
15) نیلا پتھر ـــ (1980ء)
16) کوہ پیما ـــ (1995ء)
17) پت جھڑ ـــ (زیرِطبع)

تنقید: 1) ادب اور تعلیم کے رشتے ـــ (1974ء)
2) تہذیب وفن ـــ (1975ء)
3) پس الفاظ ـــ (2003ء)
4) معنی کی تلاش ـــ (2004ء)
5) 50 سے زائد ادبی وتنقیدی مضامین (کتب زیرِ ترتیب وتدوین)

سوانحی خاکے: 1) میرے ہمسفر ـــ (2002ء)
2) میرے ہمقدم ـــ (2006ء)
3) تذکرے ـــ (زیرِطبع)

ترتیب وتدوین: 1) انگڑائیاں (مردافسانہ نگاروں کا انتخاب) ـــ (1944ء)
2) نقوشِ لطیف (خواتین افسانہ نگاروں کا انتخاب) ـــ (1944ء)
3) کیسر کیاری (انگریزی مضامین اور ڈراموں کے تراجم) ـــ (1944ء)
4) کیسر کیاری (منتخب فکاہی کالم) ـــ (1999ء)

Marfat.com

۵) منٹو کے خطوط بنام ندیم ـــــ (۱۹۶۶ء)
۶) پاکستان کی لوک کہانیاں (ترجمہ) ـــــ (۱۹۷۲ء)
۷) نذرِ حمید احمد خان (ترتیب) ـــــ (۱۹۷۷ء)
ان کے علاوہ بھی مختلف کتب و رسائل تحریر اور مرتب کیے۔

بچوں کا ادب:
۱) آسمان کے گوشے میں (ڈرامے) ـــــ (۱۹۴۳ء)
۲) دوستوں کی کہانیاں ـــــ (۱۹۴۳ء)
۳) نئی نویلی کہانیاں ـــــ (۱۹۴۴ء)
۴) نئی کہانیوں پر مشتمل دس تصویری کتب زیرِ طبع۔

کلیات:
۱) ندیمؔ کی غزلیں ـــــ (۱۹۹۱ء)
۲) ندیمؔ کی نظمیں ـــــ (۱۹۹۱ء)
۳) ندیم کے افسانے (خود منتخب کردہ ۴۰ افسانے) ـــــ (۱۹۹۱ء)

اعزازات:
O ـــ ۳۷-۱۹۳۶ء: اوّل انعام اور گولڈ میڈل۔ (کل پاکستان مقابلۂ اُردو نظم بعنوان ''پیغامِ عمل'' بہ اہتمام انجمنِ حمایتِ اسلام (گولڈن جوبلی پر) بابائے اُردو مولوی عبدالحق سے حاصل کیا۔)
O ـــ ۱۹۴۷ء: ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو اعلان آزادی کے موقع پر ریڈیو پاکستان پشاور نے اپنے پروگراموں کا آغاز احمد ندیمؔ قاسمی کے نغموں اور ترانوں سے کیا۔
O ـــ ۵۴-۱۹۴۹ء: انجمنِ ترقی پسند مصنفین پاکستان پر حکومت کی طرف سے بین لگائے جانے تک انجمن کے سیکرٹری جنرل رہے۔
O ـــ ۱۹۶۴ء: آدم جی ادبی ایوارڈ برائے ''دشتِ وفا''
O ـــ ۱۹۷۶ء: آدم جی ادبی ایوارڈ برائے ''محیط''
O ـــ ۱۹۷۹ء: آدم جی ادبی ایوارڈ برائے ''دوام''
ـــ: دوحہ ادبی ایوارڈ (یو-اے-ای)
ـــ: غالب ایوارڈ (دہلی، بھارت)
O ـــ ۱۹۶۸ء: پرائیڈ آف پرفارمنس
O ـــ ۱۹۸۰ء: ستارۂ امتیاز

Marfat.com

O—۹۸-۱۹۹۷ء: کمالِ فن ایوارڈ

O—۱۹۹۹ء: نشانِ امتیاز

O—۲۰۰۲ء: اے آر وائی گولڈ ادبی ایوارڈ

O—۲۰۰۱ء: ''فیض محمد ٹرسٹ'' بھکر نے سال کی بہترین تخلیقات پر ''احمد ندیم قاسمی ایوارڈ'' کا اجراء کیا۔

O—: فیچر فلموں ''دوراستے'' اور ''لوری'' کے مکالمے لکھنے پر سال کے بہترین مکالمہ نویس کے ''نگار ایوارڈ'' ملے۔

O— : ملک اور بیرونِ ملک کے ٹی-وی چینلز ندیم کے متعدد افسانوں کو ڈرامائی تشکیل دے چکے ہیں۔

O—: ۲۳، مارچ یوم پاکستان کے حوالے سے پی ٹی وی لاہور کیلئے طویل منظوم فیچر لکھا۔

O—: بہت سے ممالک اور بہت سی زبانوں میں ندیم کے فن پاروں کے تراجم شائع ہو چکے ہیں۔

O—: ندیم پر کئی غیر ملکی یونیورسٹیوں میں پی ایچ ڈی مقالے لکھے جا چکے ہیں۔

O—: ندیم کی شاعری پر حال ہی میں (مئی ۲۰۰۶ء) ''کالج آف آرٹ اینڈ ڈیزائن- پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ایم ایف اے (پینٹنگ) کا تھیسز مکمل کیا جا چکا ہے۔

احمد ندیم قاسمی کی شخصیت اور فن کے متعلق کچھ کتب:

۱) ندیم نامہ (ترتیب: محمد طفیل اور بشیر موجد)— (۱۹۷۶ء)

۲) ندیم کی شاعری اور شخصیت (جمیل ملک)

۳) رسالہ ''افکار'' کراچی کا ندیم نمبر (مدیر صہبا لکھنوی)— (۱۹۷۵ء)

۴) احمد ندیم قاسمی— شاعر اور افسانہ نگار (پروفیسر فتح محمد ملک) — (۱۹۹۱ء)

۵) مٹی کا سمندر۔ (مرتب: ضیاء ساجد)— (۱۹۹۱ء)

Marfat.com

۶) گل پاشی (مرتب: منصور آفاق - منصورہ احمد) ـــــ (۱۹۹۶ء)
۷) رسالہ "عبارت" ندیم نمبر ـــــ (۱۹۹۶ء)
۸) جریدہ "عالمی اُردو ادب" ندیم نمبر (مدیر: نند کشور وکرم) ـــــ (۱۹۹۶ء)
۹) ندیم کی غزلوں کا تجزیاتی مطالعہ - ڈاکٹر ناہید قاسمی (۲۰۰۲ء)
۱۰) احمد ندیم قاسمی - ایک لیجنڈ (ڈاکٹر شکیل الرحمٰن) ـــــ (۲۰۰۳ء)
ـــــ متعدد رسائل نے مختلف مواقع پر ندیم کیلئے گوشے مخصوص کئے۔

چند انگریزی تراجم:

1) Four contemporary poets (tr. by Daud Kamaal)
2) Selected poems of Ahmed Nadeem Qasmi (tr. by Baidaar Bakht & Parveen Shakir)
3) Selected Short Stories of Ahmad Nadeem Qasmi (Prof. Sajjad Sheikh) (1981)
4) Selected poems of Ahmed Nadeem Qasmi (Prof Sajjad Sheikh) (2004)
5) "The old Banyan and other stories" (Farooq Hasan) (2000)
6) Collected short stories of Ahmed Nadeem Qasmi (Prof Sajjad Sheikh) (underprint)

وفات: ۱۰، جولائی ۲۰۰۶ء (صبح) بوجہ: استھما، بمقام: پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی، لاہور، پاکستان۔

تدفین: شاہ المشائخ قبرستان، ملت پارک، بمن آباد، لاہور، پاکستان۔

؎ میں مر بھی جاؤں تو تخلیق سے نہ باز آؤں
بنیں گے بت نئے خاک کے مرے غبار سے بھی
(ندیم)

(مرتبین: نفیسہ حیات قاسمی، نیلم حیات قاسمی اور ناموس حیات قاسمی)

Marfat.com

1916-2006

مزید کتابیں

- افسانے: خود منتخب کردہ چالیس بہترین افسانے (احمد ندیم قاسمی)
- ندیم کی نظمیں (اوّل، دوم) (احمد ندیم قاسمی)
- ندیم کی غزلیں (احمد ندیم قاسمی)
- ندیم کی غزلوں کا تجزیاتی مطالعہ (ڈاکٹر ناہید قاسمی)
- احمد ندیم قاسمی: شاعر اور افسانہ نگار (فتح محمد ملک)

Rs. 175.00

www.sang-e-meel.com

ISBN 969-35-1919-1

9789693519198